﴿...اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿...عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

انٹرنیشنل

الفضل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۲۰/نومبر ۱۹۹۸ء شمارہ ۴۷

یکم/شعبان ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۲۰/نبوت ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے

"صلاح تقویٰ، نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے۔ مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں، عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو، خدا اسے بچا لیوے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بد چلن ہو تو اس کو سر دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ بُرا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق، حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ" (البقرۃ:۴۵)۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے۔ چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار "لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ" (الصّف:۳) کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے۔ اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا تعالیٰ ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ بڑا سعید وہ ہے جو اوّل اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔"

(ملفوظات جلد سوم، طبع جدید، صفحہ ۵۹۰،۵۹۱)

ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندے میں شامل کرو

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

گزشتہ سال میں ۱۶ لاکھ ۸۶ ہزار پونڈ کی وصولی ہوئی۔ دنیا بھر کی جماعتوں میں جرمنی اول، پاکستان دوم اور امریکہ تیسرے نمبر پر رہا۔

برما کی غیر معمولی قربانی کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۶/نومبر ۱۹۹۸ء)

لندن (۶/نومبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الصف کی آیات ۱۱ اور ۱۲ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اس سورۃ میں مسیح موعود کی آمد کی خبر ہے اور جماعت احمدیہ پر جو حالات گزرنے تھے ان کے متعلق بھی واضح اشارے موجود ہیں اور کس طرح اس جماعت نے خدا کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانیں نچھاور کرنی ہیں اس کا بھی ذکر ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات میں جس تجارت کی طرف بلایا گیا ہے وہ خدا کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ذریعہ جہاد کرنا ہے۔ جانوں کا خرچ بھی خدا کی راہ میں ضروری ہے مگر یہاں اموال کو پہلے بیان فرمایا ہے اس لئے کہ وہ دور ایسا ہے جس میں مالی قربانی نفسوں کی پاکیزگی کا موجب بننے والی تھی اور اس کے نتیجہ میں ان کے نفس بھی یعنی وہ تمام پاک طاقتیں جو خدا نے انہیں عطا کی ہیں وہ بھی اس کی راہ میں خرچ ہوں گی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ روزمرہ کی دکھائی دینے والی چیز ہے کہ جو شخص کچھ تکلیف برداشت کر کے رضائے باری تعالیٰ کی خاطر کچھ خرچ کرے تو اس کی توفیق بڑھائی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ وہ اپنے وقت، جذبات اور ہر چیز کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے لگتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج چونکہ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہونے والا ہے اس لئے اس مضمون کو اختیار کیا ہے۔ اس مضمون کی وضاحت میں حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات بھی پیش فرمائے اور ان کی ضروری وضاحت

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تا کہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۳۱/اکتوبر ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بچوں کے ساتھ انگریزی زبان میں ملاقات کی کلاس تھی۔ باترجمہ تلاوت کلام مجید اور نظم کے بعد آج کے پروگرام میں جدت کا پہلو تھا۔

ارم خان صاحبہ نے Memory Game کا تعارف، تین لڑکوں اور تین لڑکیوں پر مشتمل دو ٹیموں سے کروایا۔ کرنا یہ تھا کہ پہلے وہ چار الفاظ جلدی جلدی انگریزی میں کہتی تھیں اور وہی الفاظ جواب دینے والے بچے نے اسی ترتیب سے بتانے تھے مثلاً:

(۱)......Shirt, Carpet, Chair, Book.

(۲)......Cloth, Tree, Paper, Train.

(۳)......Quran, Torah, Zabur, Injeel.

چار الفاظ کے بعد چھ تک اسی طرح Memory Game جاری رہی۔ اس کے بعد ۱۰ یا ۱۵ چیزیں، مختلف پلیٹوں میں رکھی گئی تھیں اور ۲۵ سیکنڈ کے لئے وہ پلیٹ بچوں کو دکھا دی جاتی تھی اور پھر پوچھا جاتا تھا کہ اس پلیٹ میں کون کون سی اور کتنی چیزیں تھیں۔ اس میں لڑکیوں نے اول پوزیشن حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور کی نظم۔

ذکر سے بھر گئی ربوہ کی زمیں آج کی رات ☆ اتر آیا ہے خداوند ہمیں آج کی رات

ترنم سے پڑھ کر سنائی گئی۔

اتوار، یکم نومبر ۱۹۹۸ء:

آج انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور کی ۲۶/نومبر ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی ملاقات دوبارہ نشر کی گئی۔ بہت سے سوالات کئے گئے۔ جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ احمدیوں کو حج سے کیوں روکا جاتا ہے حالانکہ یہ ایک مذہبی فریضہ ہے۔ حضور انور نے تفصیل سے جواب ارشاد فرمایا۔ اس کا مختصر خلاصہ قبل ازیں الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

سوموار، ۲/نومبر ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۷۵ جو ۱۵/اگست ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۳/نومبر ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۸۴ جو سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۲۴ سے شروع ہوئی ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔

آیت نمبر ۲۴ میں مذکور خدا تعالیٰ کی صفات سورۃ الفاتحہ میں بیان کردہ چار بنیادی صفات کی مزید تفصیل ہیں اور اسی طرح سورۃ الجمعہ میں بھی ان کا ذکر ہے۔ الملک، القدوس، کے نتیجے میں سلامتی قدرتی نتیجہ ہے۔ سلام کا ان صفات کے ساتھ طبعی تعلق ہے۔ سلام صرف ان معنوں میں نہیں کہ سلامتی کی خبر دے گا۔ اس تعلق کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کو سلام جانتے ہوئے وہ لوگوں کے لئے سلامتی کا باعث بنے گا۔ دراصل یہاں مومنوں کو یہ صفات اپنانے کی نصیحت کی جا رہی ہے۔ جب وہ ملک اور قدوس کے بندے ہو جاتے ہیں تو مکمل سلامتی بن جاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں مہیمن یعنی نگہبان ہو جاتے ہیں۔ جبّار کے معنی ہیں ٹوٹے ہوئے، بگڑے ہوئے کام کو بنانے والا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خوبصورت شعر میں جبّار کا نقشہ کھینچا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے ☆ بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

جوذات ان تمام اوصاف کی مالک ہو اسے کبریائی زیب دیتی ہے اور وہ ان سب باتوں کی شان کا متحمل ہے۔ وہ دنیا سے بے پرواہ نہیں بلکہ دنیا کی حاجات کی طرف توجہ رکھتا ہے۔

آیت نمبر ۲۵ میں خدا کی خالقیت کا بیان ہے اور اس میں ہندو عقیدہ کا بھی رد ہے جو کہتے ہیں کہ روح اور مادہ تو ازل سے موجود ہے خدا صرف ان کے جوڑ توڑ سے نئی چیزیں بنا دیتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ تو انسان بھی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خالق ہی نہیں باری بھی ہے اور مصور بھی۔ حضور نے ان صفات کے حوالے سے اس عقیدہ کا بطلان ثابت فرمایا۔

پھر سورۃ الممتحنہ کا آغاز ہوا۔ حضور نے بتایا کہ ان آیات کا مضمون آج کل کے حالات پر بھی چسپاں ہو رہا ہے۔ حضور نے بتایا کہ جہاد اللہ کی راہ میں تبلیغ کرنے کا نام ہے۔ دشمن صرف ایمان کی وجہ سے مومنوں کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیتے ہیں کہ ان کو اپنے گھروں سے نکلنے بھی نہیں دیتے۔

آیت نمبر ۱۱ میں مہاجر عورتوں کی ہجرت اور اس سے متعلقہ احکام بیان ہوئے ہیں۔

بدھ، ۴/نومبر ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۸۵ منعقد ہوئی جو سورۃ الممتحنہ کی آیت نمبر ۱۲ سے شروع ہوئی۔ اس آیت میں ان عورتوں کا ذکر ہے جو کفار کے قبضہ میں چلی گئیں۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ وہ جان بوجھ کر گئیں یا ان پر کفار نے جبری قبضہ کر لیا۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے متعلق بعض احکامات کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور خصوصیت سے تمام امور کو تقویٰ سے انجام دینے کی تاکید اً ہدایت فرمائی ہے۔

آیت نمبر ۱۳ میں عورتوں کی بیعت میں کچھ ایسے الفاظ کا ذکر قرآن مجید نے کیا ہے جو مردوں کی بیعت میں شامل نہیں۔ حضور انور نے مرکزی نکتہ : کہ وہ اولاد کو قتل نہیں کریں گی کے بارے میں سمجھایا کہ اس سے پہلے وہ مواقع ہیں جن کے نتیجے میں قتل ہوتا ہے۔ اسی طرح حضور نے بتایا کہ پاکیزگی کی حفاظت عورت سے زیادہ متعلق ہے۔ عورتیں سوسائٹی کو پاکیزہ رکھ سکتی ہیں اگر وہ ایسا کرنے کا تہیہ کر لیں۔ حضور انور نے لایأ تِینَ بِبُھتان کے حوالے سے فرمایا کہ یہ ایک نسوانی فطرت ہے۔ جو افتراپردازی کی طاقت عورت میں ہے مرد میں نہیں۔ ان ہی کے متعلق قرآن مجید نے اِنَّ کَیدَکُنَّ عَظِیْم کی گواہی دی ہے اور یہ صفت عورتوں کی خاص ہے جو آج بھی نظر آتی ہے۔ مستورات کو اس پہلو میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے اور آیت نمبر ۱۳ کے آخر میں عورتوں سے بیعت لینے کے بعد ان کے لئے بخشش مانگنے کے لئے نصیحت کی گئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا، یہ اس لئے ہے کہ بیعت کی ذمہ داریوں کو مکمل طور پر ادا کرنے سے بہت سے لوگ قاصر رہ جاتے ہیں اس لئے ان کے لئے بخشش طلب کرنے کا حکم ہے۔ آیت نمبر ۱۴ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آخرت سے مایوس ہونا گناہ پر جرأت دلاتا ہے کیونکہ آخرت سے مایوس وہی لوگ ہوتے ہیں جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہوتا ہے اور غضب ان ہی پر نازل ہوتا ہے جن کا اعتقاد یہ ہو کہ آخرت کوئی چیز نہیں ہے۔

اس کے بعد سورۃ الصّف کا آغاز ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے مصدقاً لما بینَ یدیَّ منَ التَّوراۃِ و مُبَشّراً برَسُولٍ یأتی مِن بَعدی اسْمُہٗ اَحْمَدکی تفصیل سے وضاحت فرمائی۔

جمعرات، ۵/نومبر ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور کے ساتھ ریکارڈ کی گئی ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۷۶ جو ۱۱/ستمبر ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۶/نومبر ۱۹۹۸ء :

آج فرنچ بولنے والے زائرین کے ساتھ حضور انور کی اس ملاقات کا پروگرام جو ۲/نومبر ۱۹۹۸ء کو ریکارڈ ہوا تھا براڈکاسٹ کیا گیا۔ مختصر کارروائی اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہے :

☆...... مسلم جھنڈوں پر عام طور پر ستارہ اور ہلال وغیرہ جو بنائے گئے ہوتے ہیں ان کی کیا اہمیت ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ کوئی زیادہ اہمیت تو نہیں۔ جھنڈوں پر کچھ تو ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ سورج اور اور تصویروں سے سجے ہوئے ہوتے ہیں اور بغیر کسی چیز کے بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کی کوئی اہمیت نہیں کیونکہ لامذہب بھی اٹھاتے پھرتے ہیں۔ اس لئے اہمیت جھنڈا اٹھانے والے پر منحصر ہے۔ اگر وہ متقی اور آسمان سے نور پاتا ہے تو یہی چاند اور ستارے چمکنے لگتے ہیں۔ اس وقت انکی اہمیت ہوتی ہے ورنہ کسی بھی قماش کا آدمی ان جھنڈوں کے ساتھ جو چاہے کرتا پھرے۔

☆...... سنگھار کی چیزیں بنانے والی انڈسٹری میں جانوروں پر ظلم کر کے جو تجربات کئے جاتے ہیں مثلاً آجکل ایک شیمپو مارکیٹ میں آرہا ہے۔ اسے جانوروں کی آنکھوں اور کانوں وغیرہ میں ڈال کر تجربات کئے جا رہے ہیں اور کئی دفعہ یہ تجربات سالہا سال تک جاری رہتے ہیں تو کیا ان چیزوں کا بائیکاٹ کر دیا جائے؟ حضور انور نے فرمایا کہ اگر یہ جرم ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟ صرف ان تجربات کے بعد ہی گورنمنٹ اس ایجنسی کو مارکیٹ میں لانے کی اجازت دیتی ہے جو ایجاد کرنا چاہتی تھی اور یہ سب انسانوں کی خاطر ہے جو جانوروں سے اعلیٰ مخلوق ہے۔ اس لئے ان tests کی ایک فلاسفی ہے اور یہ کمپنیاں مکمل طور پر ملکی قوانین کے آگے مجبور ہیں۔ گورنمنٹ اس ظلم پر مجبور کرتی ہے۔ ماضی میں مشرق کی میڈیکل سائنس میں ایسی باتیں نہیں ملتیں۔ وہ یہ تجربات انسانوں پر آہستہ آہستہ کرتے تھے اور صدیوں کے تجربات کے نچوڑ سے وہ تصدیق کرتے تھے کہ یہ دوا اچھی ہے۔ فلاں حصے کے لئے Side Effect بھی ہو سکتا ہے اور فلاں فلاں حصے کے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ اس طرح سے مشرقی سسٹم اور بعض مغربی سسٹم بھی یہ کارروائیاں کرتے تھے اور اس طرح ماضی میں علاج معالجہ Develope ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب Synthetic Drugs وغیرہ معرض وجود میں آ رہی ہیں اس لئے ہر قدم پر حالات بدل چکے ہیں۔

☆...... اگر احمدی رشتہ دار کسی غیر احمدی رشتہ دار سے شادی کر لیتا ہے اور بعد میں احمدی بھی نہیں ہوتا تو کیا اس شخص سے میل جول رکھنے کی اجازت ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ نقصان دہ اور ضرر رساں ہوگا۔ اس سے باقیوں کو غلط پیغام ملے گا اور غلط اشارے باقی احمدی لڑکیوں کو ملیں گے کیونکہ نوجوان لڑکیاں ان باتوں کے نتائج پر غور اور توجہ نہیں دیتیں کہ ایسی شادی میں کس حد تک خدا تعالیٰ کی ناراضگی مضمر ہے۔ اگر ماحول اور سوسائٹی ایسی شادیوں کو قبول کر کے فروغ دے تو وہ لڑکی encourage ہو جاتی ہے اور ماحول میں یہ چرچا پھیل جاتا ہے کہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس لئے میں ایسے لوگوں سے تعلقات جاری رکھنے کو بہت زیادہ ناپسند کرتا ہوں۔

☆...... سورۃ الطلاق کی آیت نمبر ۵ "اِنْ کُلُّ نَفسٍ لَمَّا عَلَیْھَا حَافِظ" میں ہے کہ کوئی روح بغیر محافظ کے نہیں اس کا کیا مطلب ہے؟ حضور انور نے فرمایا ہر شخص کی زندگی ہر لحہ اور ہر سیکنڈ فرشتے کی نگہبانی اور حفاظت میں ہوتی ہے۔ لاکھوں باتیں ایسی ہیں جو ہر وقت واقعہ ہوتی رہتی ہیں۔ ہم کیا کھاتے ہیں، کیسے سانس لیتے ہیں۔ ان تمام باتوں کے محافظ فرشتے موجود ہیں یہ خود بخود نہیں ہوتیں۔ مثلاً کھانے کی چیز اگر غلط نالی میں چلی جائے تو موت واقع ہو سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج صبح ہی میں اخبار دیکھ رہا تھا۔ کچھ یونیورسٹی کے لڑکے آپس میں دوستوں کے ساتھ کھیل تماشہ کر رہے تھے اور انہوں نے سویاں کھانے کا مقابلہ شروع کر دیا کہ دیکھیں کون زیادہ کھاتا ہے۔ ایک لڑکے نے منہ کھولا اور سویاں منہ میں ٹھونس لیں جو غلط نالی میں چلی گئیں اور وہ فوراً مر گیا۔ ہسپتال لے گئے لیکن کچھ نہ ہو سکا۔ انسان کے ہر عضو میں ایسے حادثات سے بچانے والے اقدامات خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہوئے ہیں اور یہی لَمَّا عَلَیْھَا حَافِظ کا مطلب ہے۔

☆...... پوپ نے سپین میں ہونے والے مظالم پر تأسف کا اظہار کیا ہے تو کیتھولک لوگ اس سے کیا نتیجہ اخذ کریں گے؟ فرمایا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ یہ تو صرف یہودیوں کی تشفی کرنا ہے۔ اگر وہ جرم تھا تو اس وقت کا پوپ ذمہ دار ہے اور اگلی دنیا میں اس کی سزا بھگتے گا۔ یہ پوپ کس طرح کسی دوسرے کی سزا بھگتے گا اور یہ تو کیتھولک عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ ان کے مطابق تو ہر پوپ معصوم ہوتا ہے۔

☆...... کیا کوئی ایسا ثبوت ملتا ہے کہ حضرت مریمؑ مری میں تھیں؟ حضور نے فرمایا نہیں کوئی ایسا ثبوت نہیں اور اس کا ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضرت عیسیٰؑ کا مقبرہ سرینگر کشمیر میں ہے لیکن حضرت مریم کہاں فوت ہوئیں کچھ پتہ نہیں۔ لیکن میرے خیال میں سب سے زیادہ اغلب طور پر مری وہ جگہ ہے جہاں وہ دفن ہو سکتی ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ مری سے ہوتے ہوئے کشمیر گئے اس لئے ممکن ہے کہ وہ جب وہاں سے گزر رہی تھیں فوت ہو گئی ہوں کیونکہ کشمیر کے راجہ نے جب حضرت عیسیٰ کو کشمیر میں دیکھا تو کسی بزرگ خاتون کے ساتھ ہونے کی رپورٹ نہیں کی۔ ہندوؤں کے پوران میں کسی خاتون کا ذکر نہیں اور نہ ہی اس مکالمے میں جو راجہ اور عیسیٰؑ کے درمیان ہوا ورنہ وہ اس خاتون کے متعلق ضرور پوچھتا۔ اس لئے اغلباً وہ کشمیر جاتے ہوئے راستہ میں فوت ہو گئیں۔

☆...... حضور نے اپنی کتاب "Rationality....." میں فرمایا ہے کہ سائنس دان بھی خدا سے وحی پا سکتے ہیں۔ تو ایک احمدی سائنس دان مثلاً ڈاکٹر عبدالسلام اور دہریہ سائنسدان کی وحی میں کیا فرق ہوگا؟ حضور انور نے فرمایا کہ میں نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ان لوگوں کو کیوں وحی ہوتی ہے۔ ان کی وحی کی مثال تاروں بھری رات میں ایک پھوہار کی طرح ہے۔ اور یہ خدا کی ہستی کے ثبوت کے طور پر ہے کیونکہ سائنس دان وہ دریافتیں کرتے ہیں جن کا تصور وہ خود نہیں کر سکتے تھے۔ حضور نے سوال کرنے والے صاحب سے کہا کہ آپ اس بات کو زیادہ توجہ سے پڑھیں کیونکہ میں نے خود تمام ممکن سوال اٹھائے ہیں اور ان کے جواب دئے ہیں۔ جہاں تک ڈاکٹر عبدالسلام کا تعلق ہے وحی ان پر تو اتنی نہیں جتنی ان کی پیدائش سے قبل ان کے والد صاحب کو ہوئی تھی۔ سلام کی ہستی میں آنے سے قبل ان کے والد صاحب کو بتایا گیا تھا کہ ایک لڑکا عبدالسلام نام سے پیدا ہوگا جو بہت بلند مقام حاصل کرے گا۔ اور اسی طرح ہوا۔ عبدالسلام کے متعلق وحی کو دوسرے سائنسدانوں کی وحیوں کے برابر نہیں کہا جا سکتا۔

☆...... جب دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا تو شریعت کو کس طرح قائم کیا جائے گا۔ ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ موجودہ قانونی سسٹم میں جتنا کوئی وکیل مجرم کو قانون کے ہتھکنڈے سے بچا لے اتنا ہی کامیاب ہے۔ اسلامی نظام میں ایسے وکیلوں کا کیا مقام ہوگا؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ سوال انہیں ماضی میں پوچھنا چاہئے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو اسلامی شریعت نافذ ہوئی لیکن تلواروں اور بندوقوں کی مدد سے نہیں اور نہ ہی سیاسی قوانین سے۔ اس لئے شریعت تو تمام دنیا کے لئے قانونی سکے کے طور پر جاری ہوگی۔ خواہ کوئی ملک مسلمان ہو یا نہ ہو۔ ہم یہاں انگلینڈ میں شریعت کے ماتحت رہ رہے ہیں اور برٹش قانون ہمیں ایسا کرنے سے نہیں روکتا۔ وہ شریعت روکنے کے قوانین تو بنا لیتے ہیں لیکن شریعت کے نفوذ کے لئے کسی قانون کی ضرورت نہیں۔ حضور انور نے احمدی وکلاء اور ایڈووکیٹس کی صداقت پر مبنی کامیاب وکالت کا ذکر فرمایا اور مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی سچائی سے پُر کامیاب وکالت کی زندگی کو مثال کے طور پر بیان فرمایا۔

☆...... عام مسلمانوں میں یہ رسم ہے کہ جب کوئی فوت ہو جائے تو چوتھے روز اس کی قبر پر جا کر دعا کی جائے۔ اور ماتم کتنے عرصے تک ہونا چاہئے؟ حضور انور نے فرمایا

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

تاریخ احمدیت سے

احمدیہ مسلم مشن فرانس کا قیام

فرانس کا مشہور ملک براعظم یورپ کے شمال مغرب میں واقع ہے جو سپین کے شمال میں ہے اور اس سے ملحق ہے۔ فرانس میں اسلام کا نام پہلی بار ۷۱۰ء (۹۳ ہجری) میں پہنچا جبکہ مشہورِ عالم مسلمان جرنیل طارق بن زیاد فتح مندی کا جھنڈا لہراتے ہوئے جبل الطارق (جبرالٹر) تک پہنچ گئے۔ ۷۱۱ء (۹۳ ہجری) میں امیر افریقہ موسیٰ بن نُصیر نے پورے اندلس پر مسلم حکومت قائم کر دی۔ اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (ولادت ۶۹۰ء (۶۱ ہجری)۔ وفات فروری ۷۲۰ء (رجب ۱۰۱ ہجری) نے جن کو سیدنا مہدی مسعود علیہ السلام نے نیک اور عادل بادشاہ قرار دیا ہے اسمح بن مالک خولانی کو کمانڈر بنا کر بھجوایا۔ تاریخ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ اسلامی لشکر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خلافت کے پہلے ہی سال ۷۱۸ء (۹۹ ہجری) میں کوہ پیرینیز (Pyrenees Mountains) کو عبور کر کے فرانس کی سرحد میں داخل ہو چکا تھا اور گال (Gaul) قوم سے معرکہ آزمائی ہو رہی تھی۔ پروفیسر فلپ۔ کے۔ حتی۔ اسمح بن مالک خولانی کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ۷۲۰ء میں اسمح نے سپتمانیہ (Septimania) اور اربونہ کو فتح کر لیا۔ اربونہ کی گڑھی کو بعد میں عربوں نے ایک بڑا قلعہ بنا دیا اور اس میں اسلحہ اور اناج کے گوداموں کے ساتھ ایک اسلحہ ساز کارخانہ بھی قائم کر دیا۔ اسی سال اسمح نے ڈیوک اکوتانیا کے صدر مقام تولوز کو فتح کرنے کی کوشش کی اور یہیں جام شہادت نوش کیا۔ فرانسیسی مؤلف و محقق ڈاکٹر گستاولی بان لکھتا ہے:

"آٹھویں صدی عیسوی میں عربوں نے فرانس پر حملہ کیا تو یہ ملک ان بادشاہوں کی حکومت میں تھا جو سلاطین کاہل الوجود کے نام سے مشہور ہیں۔ جاگیرداروں اور امراء کے مظالم سے حالت ابتر ہو رہی تھی اور اسی لئے وہ بآسانی عربوں کے ہاتھ آ گیا اور انہوں نے بلا کوشش بلیغ اکثر جنوبی شہروں پر قبضہ کر لیا۔ پہلے انہوں نے لانگے ڈاک میں ناربان کے شہر کو فتح کیا اور ۷۲۱ء میں اکی ٹین کے پایہ تخت تُورس کا محاصرہ کیا مگر کامیاب نہ ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے یکے بعد دیگرے کارکاسان، نیم لیان، ماکان، اوتون وغیرہ کو فتح کیا اور دریائے رون صوبہ جات اور ڈلفینے اور برکان کے صوبوں تک پہنچ گئے۔ فرانس کا آدھا ملک دریائے لوار کے کنارے سے فرانش کانتے تک بتدریج عربوں کے قبضہ میں آ گیا"۔

نیز لکھتا ہے:

"۷۳۰ء میں مارسیلز کے حاکم نے ان سے پروونس لے لیا اور آوِل پر قبضہ کیا۔ ۸۸۹ء میں وہ سینٹ ٹروپے میں موجود تھے۔ اور دسویں صدی تک ان کا دخل پروونس پر رہا۔ ۹۳۵ء میں وہ والے اور سوئٹزرلینڈ تک پہنچ گئے تھے۔ اور بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ وہ ٹس تک آ گئے تھے"۔

علامہ شہاب الدین ابوالعباس المقری کی کتاب "نفح الطیب" سے معلوم ہوتا ہے کہ عساکر اسلامیہ امیر عبدالرحمٰن الاوسط بن الحکم اول کی زیر سرکردگی ۸۴۰-۴۱ء (۲۲۶ ہجری) میں فرانس سے پیش قدمی کرتے ہوئے برطانیہ تک جا پہنچے تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ کا قیامِ فرانس، تبلیغ اسلام کے لئے جدوجہد اور پرسوز دعائیں

جماعت احمدیہ کی طرف سے فرانس میں تبلیغ اسلام کی سرگرمیوں کا براہ راست آغاز ۱۹۲۴ء میں ہوا جبکہ حضرت مصلح موعودؓ اپنے خدام کے ساتھ ویمبلے کانفرنس میں شرکت اور مسجد فضل لنڈن کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد ۲۶؍اکتوبر سے ۳۱؍اکتوبر ۱۹۲۴ء تک فرانس کے دارالحکومت پیرس میں رونق افروز رہے۔

(حضور انور مولانا عبدالرحیم صاحب درد، چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور حضور کے ٹائپسٹ کا قیام "گرانڈ ہوٹل ڈی یورا" میں تھا اور باقی تمام قافلہ خدام روسبو نامی گلی کے چار ہوٹلوں میں فروکش ہوا۔ (الفضل ۲۹؍نومبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۵ کالم ۲)۔ پیرس کے ریلوے سٹیشن پر مسٹر خالد شیلڈریک امام مسجد پیرس اور مسٹر گوسٹن ڈیورینڈ (نمائندہ Haver ایجنسی) نے حضور کا استقبال کیا۔ مسٹر گوسٹن ڈیورنڈ نے ایک انٹرویو کے دوران پوچھا کہ آپ کے سفر کا مقصد کیا ہے؟ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

"میں اس غرض سے یورپ میں سفر کر رہا ہوں کہ یورپ کی مذہبی حالت کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر صحیح اندازہ کروں جس سے مجھ کو ان ممالک میں اشاعت اسلام کے لئے ایک مستقل سکیم تیار کرنے میں مدد ملے۔ اور میرا یہ مقصد ہے کہ چونکہ میں دنیا میں صلح کا جھنڈا بلند کرنا چاہتا ہوں میں دیکھوں کہ مشرق اور مغرب کو کون سے امور ملا سکتے ہیں"۔

اسی طرح الجیریا کے ممتاز (مسلم) لیڈر سید محمد سماوی ممبر سپریم کونسل کو بھی بتایا کہ مغربی ممالک میں جانے سے میرا مدعا یہ ہے کہ ان ممالک کی مذہبی حالت کا معائنہ کر کے اشاعت اسلام کے لئے ایک سکیم تجویز کروں۔

جہاں تک فرانس کا تعلق تھا حضور نے اس مقصد کی تکمیل کے لئے ۲۶؍اکتوبر ۱۹۲۴ء کو ایک مجلسِ مشاورت منعقد فرمائی اور فیصلہ فرمایا کہ پیرس کے صحافیوں، مشرقی دنیا پر لکھنے والے مصنفوں، سیاسی لیڈروں اور غیر ملکی سفیروں کو پیغام اسلام پہنچانے کے لئے تین پارٹیاں سرگرم عمل ہو جائیں۔ اگرچہ وقت مختصر تھا اور زبان کی ناواقفی بہت بڑی سدّ راہ تھی۔ مگر چونکہ قیام فرانس مشن کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی تھا کہ اسلام کی آواز بہرکیف پیرس کے مختلف حلقوں تک پہنچائی جائے۔ اس لئے انتہائی کوشش کی گئی کہ تبلیغ حق کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ چنانچہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ نے اخبار نویسوں سے، حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ، چوہدری محمد شریف صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مصری نے مشرقی مصنفین اور مشرقی ممالک کے سفراء سے اور حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے انگریزی اور مغربی سفیروں سے ملاقاتیں کیں۔

خود حضرت مصلح موعودؓ نے قیام پیرس کے دوران مسٹر گوسٹن ڈیورنڈ (نمائندہ ہورس ایجنسی) پرنس آف ویلز کی ایک رجمنٹ کے کپتان لارڈ کریو برٹس منسٹر پیرس اور ایڈیٹر "لی جرنل" کو شرف ملاقات بخشا۔ وزیر اعظم فرانس موسیو پوئنکارے (M.Poincare) سے بھی ملاقات کا پروگرام تھا مگر انہیں فوری طور پر پیرس سے باہر صدر فرانس کے پاس جانا پڑا اس لئے یہ پروگرام ملتوی کرنا پڑا جس پر انکی طرف سے معذرت کا خط بھی آیا۔ حکومت فرانس ان دنوں ایک عالی شان اور خوشنما مسجد تعمیر کرا رہی تھی۔ حضور مع خدام ۲۹؍اکتوبر ۱۹۲۴ء کو بوقت اڑھائی بجے اس شاندار مسجد میں تشریف لے گئے۔ مسجد میں متعدد فرانسیسی اخبارات کے نامہ نگار اور سینما والے اور آرٹسٹ بھی موجود تھے۔ دروازہ پر ناظم مسجد نے بہت سے مؤقر مسلمانوں کے ساتھ حضور کا استقبال کیا اور زیر تعمیر مسجد کے تمام حصے دکھائے۔ مسجد مراکش طرز پر تعمیر ہو رہی تھی۔ مراکش کے مسلمان کاریگر اور فرانسیسی معمار بھی کام کر رہے تھے مگر صناع زیادہ تر مغربی تھے۔ مسجد کے محراب میں حضور نے کھڑے ہو کر اپنی جماعت کے ساتھ ایک لمبی دعا کی بلکہ آپ سب سے پہلے شخص تھے جس نے یہاں دعا کی اور فرمایا: "میں نے تو یہی دعا کی ہے کہ یا اللہ یہ مسجد ہم کو ملے اور ہم اس کو تیرے دین کی اشاعت کا ذریعہ بنانے کی توفیق پائیں"۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد فرانس میں احمدیہ مشن کا قیام

خدا تعالیٰ کے اولوالعزم خلیفہ المصلح الموعودؓ نے جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد فرانس میں تبلیغی مشن کھولنے کا ارشاد فرمایا جس پر حضور کے حکم سے لنڈن میں مقیم تحریک جدید کے دو مجاہدین یعنی ملک عطاء الرحمٰن صاحب اور مولوی عطاء اللہ صاحب ۱۷؍ماہ ہجرت ۱۳۲۵ہش / مئی ۱۹۴۶ء کو پیرس پہنچ گئے اور ایک ہوٹل کے کمرہ کو اپنا مرکز بنا کر نہایت مختصر سے پیمانہ پر کام شروع کر دیا۔ مولوی عطاء اللہ صاحب جلد ہی فرانس سے افریقہ بھجوا دئے گئے اور مشن چلانے کی تمام ذمہ داری ملک عطاء الرحمٰن صاحب کو سونپ دی گئی۔

تبلیغ کی قانونی اور سرکاری اجازت اور پریس کانفرنس سے تبلیغی سرگرمیوں کا باضابطہ آغاز

ملکی قانون کے مطابق تبلیغ اسلام کے لئے حکومت کی اجازت حاصل کرنا ضروری تھا جس کے لئے ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے ۱۳۲۶ہش / ۱۹۴۷ء سے برابر کوشش کر رہے تھے آخر ایک لمبی جدوجہد کے بعد ماہ تبلیغ ۱۳۲۷ہش / فروری ۱۹۴۸ء کے آخری عشرہ میں فرانس کی وزارت خارجہ نے اجازت دے دی لیکن ابھی کام شروع کرنے کے لئے پولیس کے محکمۂ اعلیٰ کی اجازت و منظوری حاصل کرنے کی روک سدّ راہ تھی جو بڑی تگ و دو، دوڑ دھوپ اور کئی مشکلات کے بعد ۲۲؍ماہ احسان ۱۳۲۷ہش / جون ۱۹۴۸ء کو دور ہوئی۔ ملک صاحب نے پولیس کی اجازت ملنے سے ڈیڑھ دو ماہ قبل ملک میں آئندہ تبلیغی پروگرام کا ایک قابل عمل ڈھانچہ بنا لیا تھا اور فرانس کو اول مرحلہ پر ہی تحریک احمدیت سے روشناس کرانے کے لئے ایک تبلیغی پریس کانفرنس کے انعقاد اور ایک پمفلٹ اور ایک ٹریکٹ کی ترتیب و اشاعت کی تیاری شروع کر دی تھی اور پریس سے رابطہ قائم کرنے کے لئے رائٹر (Reuter) اور فرانس کی ایک مقامی خبر رساں ایجنسی سے بھی تعلقات پیدا کر لئے۔ چنانچہ جونہی منظوری کی دوسری سرکاری اطلاع پہنچی انہوں نے پریس کانفرنس کا اعلان کر دیا۔ بیس ہزار کی تعداد میں چار صفحات پر مشتمل پمفلٹ Le Messie est venu اور پانچ سو کی تعداد میں بارہ صفحات پر مشتمل ٹریکٹ شائع کرنے کے علاوہ دعوت نامے بھی طبع کرائے جو جملہ باا‌ثر اخبارات کے علاوہ ملک کے دوسرے شہروں کے مستند اخبارات کو خاص اہتمام سے بھجوائے۔

پمفلٹ کے پہلے صفحہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہ مبارک تھی جس کے اوپر الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" درج تھا۔ اور اسے تصویری زبان میں واضح کرنے کے لئے دنیا کے نقشہ پر قادیان سے نور کی شعاعیں ان ممالک تک دکھائی گئی تھیں جہاں جہاں احمدیت کی خبر پہنچ چکی ہے۔ حضور کی شبیہ مبارک کے بعد مختصر تمہید کے ساتھ حضور کا اقوام عالم کے نام صلح و آشتی اور امن و سلامتی کا پیغام دیا گیا تھا جو "الوصیت"، "مسیح ہندوستان میں" اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے تین اقتباسات کی صورت میں تھا۔ آخر میں اسلامی پیغام سننے اور مامور وقت سے وابستہ ہونے کی مؤثر اپیل کی گئی تھی۔

ٹریکٹ میں اختصار کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے متعلق انبیاء سابق کی پیشگوئیوں اور نشانات کا تذکرہ کرنے کے علاوہ خود حضورؑ کی بعض پیشگوئیاں بھی دی گئی تھیں اور سلسلہ احمدیہ کی مختصر تاریخ بھی۔

رائٹر کے نامہ نگار کا ایک مضمون "اسلام کا نیا حملہ یورپ پر"

پریس کانفرنس کے چند ماہ بعد رائٹر کے نامہ نگار نے ملک عطاء الرحمٰن صاحب سے ایک

خصوصی انٹرویو لیا اور ایک تفصیلی مضمون تیار کر کے اپنی عالمگیر سروس کے ذریعہ سے تمام ممالک میں بغرض اشاعت بھجوایا۔ اس مضمون کا ملخص یہ تھا کہ:

"کبھی صرف یہی مشاہدہ میں آتا تھا کہ مغرب مشرق کی تادیب و تعلیم کے لئے مشرق کی ہر وسعت پر چھا رہا ہے۔ عام علم و صنعت میں ہی نہیں بلکہ مغرب مشرق کا معلم دین و روحانیت بھی بن چکا تھا۔ لیکن اب تھوڑے عرصہ سے اس کے برخلاف مشرق اپنی دیرینہ روایات اور تعلیم کے ماتحت مغرب کو تدریس دین اور اسرار روحانیت سے واقف کرانے کے لئے مغربی ممالک کی طرف غیر معمولی اہتمام سے بڑھتا ہوا نظر آنے لگا ہے۔ یہ مہم ایک وقت سے اسلام کے نام پر قرآنی تعلیم کی اشاعت کے لئے مغربی ممالک بالخصوص یورپ میں شروع ہو چکی ہے۔

اسلام کا یہ حملہ یورپ پر تحریک احمدیت کی طرف سے شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ احمدیت کے مبلغ یورپ کے بیشتر ممالک میں اپنے مراکز قائم کر چکے ہیں۔

حضرت احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تحریک احمدیت کے بانی ہیں۔ انہوں نے وفات مسیح کا عقیدہ پیش کر کے اس تحقیق کا انکشاف فرمایا ہے کہ مسیح (علیہ السلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ بیہوشی کی حالت میں انہیں صلیب پر سے اتارا گیا اور پھر وہ عراق، ایران، افغانستان سے ہوتے ہوئے تبت و ہندوستان میں آئے اور آخر سرینگر میں مقیم ہو گئے۔ چنانچہ محلہ خانیار سرینگر میں ایسی قبر بھی موجود ہے جو قبر مسیح کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت احمد (علیہ السلام) نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں اس انکشاف پر تفصیلی بحث کی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بیان فرمایا ہے کہ واقعہ صلیب سے ۷۲۱ سال قبل شاہ اسور یہود کے بعض قبائل کو سماریا میں قید کر کے لے گیا تھا۔ ان میں سے ایک حصہ بالآخر ہندوستان میں آباد ہو گیا۔ حضرت احمد (علیہ السلام) نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ افغان اور کشمیر کے قدیم باشندے دراصل اسرائیلی نسل سے ہیں۔ چنانچہ اس کی تائید میں بعض قابل اعتماد مبصرین کی آراء پیش کی گئی ہیں جن کی روشنی میں ان اقوام کے خدوخال و نقوش اور رسومات و عادات اس تھیوری کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض عیسائی محققین اس انکشاف میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ تحریک احمدیت کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ہیں۔ اسلامی تبلیغ کی عالمگیر مہم انہی کی قیادت میں عمل میں آ رہی ہے۔ ان کا یہ دعویٰ ہے کہ تمام حقائق اور تمام صداقتیں خدا کے آخری اور اکمل قرآن پاک میں موجود ہیں اور دنیا میں کوئی صداقت نہیں جو قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔

یورپ پر اس حملہ کی تیاری آج سے دس سال قبل شروع ہو چکی تھی مگر لڑائی کی وجہ سے مجوزہ پروگرام ملتوی ہوتا چلا گیا۔ لڑائی کے معاً بعد اس غیر معمولی مہم کے سلسلہ میں اسلام کے مبلغ فرانس، اٹلی، سپین، سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ پہنچ چکے ہیں۔ چنانچہ اس تھوڑے عرصہ میں وہ ان ممالک میں اپنے مراکز باقاعدہ قائم کر چکے ہیں۔

(چوہدری) مشتاق احمد صاحب باجوہ امام لنڈن مسجد کی زیر نگرانی ایک انگریزی نو مسلم برائن آرچرڈ برسٹل (انگلینڈ) جن کا اسلامی نام بشیر احمد ہے اسلامی علم پڑھ رہے ہیں۔ انہیں اسلام کی تبلیغ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ بشیر احمد آرچرڈ قادیان سے لنڈن اس وقت بھجوائے گئے تھے جب قادیان تقسیم ہند کے وقت ہندوستان میں شامل کیا گیا تھا اور اہل قادیان زبردستی وہاں سے نکالے جا رہے تھے۔

اس وقت تک سپین اسلامی تجدید کے لئے زیادہ زرخیز ثابت ہو رہا ہے۔ غالباً صدیوں کی موروثی حکومت کے ورثہ و ترکہ کی وجہ سے!

فرانس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ اسلامی تعلیم و تبلیغ کے لئے یہ ملک دنیا بھر میں سب سے زیادہ سنگلاخ ہے۔ فرانس میں تبلیغ اسلام کا دشوار ترین کام ملک عطاء الرحمن کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ آجکل پیرس میں مقیم ہیں اور حال ہی میں اپنی تبلیغی مہم کا آغاز کر چکے ہیں......" (اخبار الفضل ۲ نومبر ۱۹۴۸ء)

فرانس میں پہلا تبلیغی پبلک جلسہ

تبلیغی پریس کانفرنس نے فرانس میں اشاعت و تبلیغ اسلام و احمدیت کے لئے ایک خوشکن اور نمایاں حرکت سی پیدا کر دی تھی۔ ملک صاحب نے اس سے فائدہ اٹھانے اور اپنے تبلیغی حلقہ کو مزید وسعت دینے کے لئے ۱۳ ماہ نبوت ۱۳۲۷ ہش / نومبر ۱۹۴۸ء کو وسیع پیمانے پر ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا جو ملک میں اپنی نوعیت کا پہلا اور کامیاب اجتماع تھا۔ پوسٹر، ریڈیو اور پریس تینوں ذرائع سے جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ علاوہ ازیں قریباً ایک ہزار مطبوعہ دعوت نامے بھجوائے گئے۔ مدعوئین میں پیرس کی بعض ادبی سوسائٹیوں کے ممبر اور پیرس یونیورسٹی کے پروفیسر اور بعض مستشرقین بھی تھے۔

یہ جلسہ پیرس کے ایک بڑے پبلک ہال میں پیرس یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کی صدارت میں ہوا جس میں مجاہد فرانس نے "جنگ اور اس کے بعد۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور پیشگوئیوں کی روشنی میں" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک لیکچر دیا جو توجہ، سکون اور دلچسپی سے سنا گیا۔ اور سامعین نے کچھ وقفہ کے بعد اس موضوع پر پھر تقریر کرنے کی خواہش کی۔ جلسہ میں تبلیغی ٹریکٹ اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ اس جلسہ کے بعد ملک صاحب کو پیرس کی فلوسافیکل سوسائٹی کے زیر اہتمام "ہستی باری تعالیٰ" اور "وجود ملائکہ" کے مضمونوں پر لیکچر دینے کا موقعہ ملا۔ ان لیکچروں میں لوگوں نے پہلے سے بھی بڑھ کر دلچسپی لی اور سوالات کے ذریعہ اپنی معلومات میں اضافہ کیا۔

عیسائی لیڈروں کو قبول اسلام کی دعوت

فرانس میں ان دنوں ۵۸ کے قریب مشنری سوسائٹیاں تھیں جن کے ہزاروں مناد دنیا کے اکثر ممالک میں عیسائیت کا پراپیگنڈہ کر رہے تھے۔ ان سوسائٹیوں میں سے بعض کے بڑے بڑے فرانسیسی شہروں میں ایک سے زائد مراکز قائم تھے۔ ملک صاحب نے ان سوسائٹیوں اور ان کی شاخوں کو ایک مطبوعہ خط بھجوایا جس میں انہوں نے بتایا کہ مسیح صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے مگر اسلام کا نبی (ﷺ) رحمۃ للعالمین ہے اور آپ کی لائی ہوئی شریعت سارے جہانوں اور زمانوں کے لئے ہے۔

سفر بیلجیم

فرانس کے ساتھ ہی بیلجئم کا مشہور ملک ہے جہاں زیادہ تر فرانسیسی رائج ہے۔ اور گو اس کے بعض حصوں میں فلیمش زبان بھی بولی جاتی ہے۔ مگر شائستہ اور اعلیٰ طبقہ میں فرانسیسی کو ہی پسند کیا جاتا ہے۔ ملک عطاء الرحمن صاحب اس ملک تک پیغام احمدیت پہنچانے کے لئے ۲۶ ماہ نبوت ۱۳۲۷ ہش / ماہ نومبر ۱۹۴۸ء کو پہلے اس کے دارالحکومت برسلز میں اور پھر مشہور شہر اینٹورپ میں تشریف لے گئے۔ آپ کو دونوں شہروں میں اخباری نمائندوں سے ملاقات کرنے اور پبلک مقامات پر تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کرنے کا موقعہ ملا۔ اس ایک روزہ سفر کا یہ اثر ہوا کہ برسلز کے بعض اخبارات نے پہلی بار اسلام اور احمدیت کی نسبت عمدہ نوٹ شائع کئے۔ مثلاً اخبار "فیرڈی مانش" (Phare DiManche) نے "یورپ پر اسلام کا حملہ" کے عنوان سے حسب ذیل شذرہ سپرد اشاعت کیا:

"یورپ پر اسلام کا حملہ"

"کچھ دن ہوئے ایک ذہین النظر، خوش کلام اور سنجیدہ طبع صاحب ہمارے اخبار Phare Di Manche کے دفتر میں ملنے کے لئے آئے۔ مسیح کے نمائندہ کے طور پر انہوں نے ہم سے اپنا تعارف کرایا۔

معلوم ہوا ہے کہ ایک "مسیح" ہندوستان میں مبعوث ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے معتقدین کے سپرد یہ کام کیا ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک ان کا پیغام پہنچائیں۔ چنانچہ مسلمان اب اس طرح عیسائیوں کو اسلام کی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ قرآن کے ذریعہ نہ کہ پہلے کی طرح تلوار کے ذریعہ۔ چنانچہ یہ اپنے رنگ کا نیا اور جدید طریق ہوگا............"

پہلی فرانسیسی روح کا قبول اسلام

فرانس میں پہلی روح جسے قبول اسلام کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک تعلیم یافتہ خاتون Madame Margaerite Demagany تھیں جو ۲۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۸ ہش / ماہ مئی ۱۹۴۹ء کو بیعت فارم پر کر کے داخل احمدیت ہوئیں اور حضرت مصلح موعودؓ نے ان کا اسلامی نام عائشہ رکھا۔ ملک صاحب جب تک فرانس میں تبلیغ اسلام کے فرائض بجالاتے رہے یہ خاتون ان کے فرانسیسی تراجم میں ان کا ہاتھ بٹاتی رہیں۔

ملک عطاء الرحمن صاحب قریباً سوا پانچ برس تک فرانس کی سنگلاخ زمین میں کلمہ حق بلند کرنے کے بعد ۲۲ ماہ نبوت ۱۳۳۰ ہش / نومبر ۱۹۵۱ء کو واپس مرکز میں تشریف لے آئے۔

فرانس کے ایک اخبار نے اگر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مہم کو "یورپ پر اسلام کا حملہ" قرار دیا تو بیلجیم کے ایک اخبار نے اسے یورپ کے لئے "زندگی کا نیا پیغام" قرار دیتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ کاش اسلام ہی دنیا میں قیام امن کا ذریعہ ثابت ہو کر دنیا کی مشکلات دور کرنے کا باعث بنے۔

ملک عطاء الرحمن صاحب نے ۲۹ ماہ نبوت ۱۳۳۰ ہش / نومبر ۱۹۵۱ء کو مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک تقریر میں اہل فرانس کے اس ملے جلے ردعمل پر تفصیل سے روشنی ڈالی تو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل کالج نے فرمایا:

"ملک عطاء الرحمن صاحب کی تقریر سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں آج اسلام کسمپرسی کی حالت سے نکل کر عیسائیت پر حملہ آور ہونے کے قابل ہو گیا ہے۔ آج جو مذاہب مسلمانوں کی مجرمانہ غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں وہ خود ان کے خیالی معیار پر پورے نہیں اترتے۔ پس ہمیں اسلام کے خلاف صدیوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کر کے ایسے حملہ آوروں کو بتا دینا چاہئے کہ وہ خود کتنے پانی میں ہیں؟ جب ہم اسلام کی اصل تصویر اور ان کے اپنے مذاہب کی موجودہ ہیئت کذائی انہیں دکھانے میں کامیاب ہو جائیں گے تو وہ کھرے کھوٹے میں خود تمیز کر کے اسلام قبول کر لیں گے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کو اسلام کے منور چہرے سے روشناس کراتے چلے جائیں اور ساتھ ساتھ دوسرے حملہ آور مذاہب کا چہرہ بھی انہیں دکھاتے رہیں۔ جب دونوں تصویریں بیک وقت دنیا کے سامنے آ کر ذہن نشین ہو جائیں گی تو یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نقشہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ پس اگر آئندہ بیس تیس برس تک نو مسلموں کی تعداد میں اضافہ نہ بھی ہو تب بھی اسلام اور دیگر مذاہب کا اصل چہرہ دکھانے میں مصروف رہنا چاہئے۔ جس دن یہ کام بااحسن وجوہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا اسی دن دنیا دیوانہ وار اسلام کی طرف دوڑ پڑے گی اور ہمیں اپنی تمام مساعی کا اچانک ثمرہ مل جائے گا"۔ (الفضل ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء صفحہ ۸)

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد ۱۲)

خلافت رابعہ کے مبارک دور میں فرانس میں باقاعدہ تبلیغی مرکز کے قیام اور جماعت کے استحکام کے سلسلہ میں غیر معمولی کوشش ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ کئی بار فرانس تشریف لے گئے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہاں جماعت کا اپنا مشن ہاؤس (تبلیغی مرکز) رجسٹرڈ ہو چکا ہے اور فرانس کی جماعت اشاعت اسلام کی مہم میں بھرپور حصہ لے رہی ہے۔ فرانسیسی ترجمہ قرآن کے علاوہ متعدد اہم کتب و پمفلٹس اور آڈیو ویڈیو کیسٹس فرنچ زبان میں دستیاب ہیں۔ MTA پر فرنچ بولنے والے احباب سے حضور انور کی ملاقات اور سوال و جواب کے پروگرام بھی فرانسیسی بولنے والے افراد کو حقیقی اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھانے اور اس عافیت کے حصار کی طرف بلانے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہیں۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد سے جلد آئے جب کہ فرانس کی سرزمین میں بھی یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

خطبه جمعه

یہ سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا جب تک خدا کی راہ میں وہ قربانیاں پیش نہ کی جائیں جو قربانی دینے والوں کو بھی ازلی زندگی عطا کر دیتی ہیں اور اس جماعت کو بھی ازلی زندگی عطا کر دیتی ہیں جس جماعت کے وہ رکن ہوں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رض کی عظیم الشان قربانیوں کا دلگداز تذکرہ

جس شخص نے بھی اپنے دِل پر وہ نقُوش لئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے لگتے ہیں تو گویا وہ آپ صلعم کی صُحبت میں داخل ہو گیا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲/ اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۲/ اخاء ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَانَزَلَ مِنَ الْحَقِّ . وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ -

(سورة الحديد : ١٧)

اس آیت کریمہ کا جو سورۃ الحدید کی ۱۷ ویں آیت ہے آزاد ترجمہ یوں بنے گا، اس میں آزاد ترجمہ اس لئے کہا گیا ہے کہ بعینہ لفظوں کی متابعت نہیں کی گئی مگر لفظوں کا ترجمہ بعینہ درست ہے ترتیب کے لحاظ سے اس کو تبدیل کر دیا گیا ہے کیونکہ اردو ترتیب اور تقاضا کرتی ہے، کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ان پر ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے رعب سے اور اس کے اثر سے جو ہم نے حق سے اتارا ہے عاجزانہ گر پڑیں گویا زمین بوس ہو جائیں اور مومنوں کو چاہئے کہ ان لوگوں کی طرح نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی۔ پس ان پر مدت لمبی ہو گئی اور ان کے دل سخت ہو گئے اور اب حال یہ ہے کہ ان میں سے اکثر فاسق ہو چکے ہیں۔

چونکہ خشوع کا مضمون چل رہا ہے اسی لئے میں نے ایک خشوع سے تعلق رکھنے والی یہ آیت آج تلاوت کی ہے۔ اس ضمن میں مجھے پہلے مضمون کی طرف واپس لوٹنا ہو گا جہاں قطرات خون کے بہنے کا ذکر تھا، جہاں یہ ذکر تھا کہ ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ اللہ ایک ایک قطرے کو پیار کی نظر سے دیکھے گا۔ اور اس میں مَیں نے یہ عرض کیا تھا کہ معلوم یہ ہوتا ہے کہ ایسے زمانے کی باتیں ہیں جہاں نسبتاً کم لوگوں کو خون کی قربانی دینے کی توفیق ملے گی اور ایسی صورت میں جہاں قربانی کم ہو جائے اس وقت قیمت بھی بڑھ جایا کرتی ہے۔ ان معنوں میں کہ تھوڑی چیز کی بھی قیمت بڑھ جاتی ہے تو اس پہلو سے یعنی بڑھتی تو نہیں مگر تھوڑی چیز کی بھی قیمت بڑھ جاتی ہے۔ تو اس زمانے کے لوگوں کا ذکر میں نے کیا۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کو واقعۃً خون بہانے کا بھی موقع ملا ہے خدا کی راہ میں اس طرح بعض احمدی شہید ہوئے ہیں کہ وہ سارا رستہ خون سے بھر گیا۔ پس بکثرت تو نہیں مگر ایسے واقعات ضرور ملتے ہیں کہ جہاں جماعت احمدیہ کے فدائیوں کو اپنا خون اس طرح بہانے کا موقع ملا جیسے بکریاں ذبح کر دی گئی ہوں۔ لیکن جو پہلے لوگ تھے ان میں یہ بہت زیادہ تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں یہ خدا کی راہ میں خون بہانا جو ہے وہ اس سے بہت زیادہ ملتا ہے جتنا اب ملتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ یعنی کچھ قربانیاں ایسی ہیں جن میں پہلے تعداد کے لحاظ سے بہت بڑھ گئے۔ ایک بھاری جماعت ہے ان میں سے جو پہلوں میں سے ہیں لیکن بعد والوں کو بھی ضرور ان قربانیوں کی توفیق ملے گی لیکن نسبتاً کم۔ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ اور بعد میں، آخر میں آنے والے لوگوں میں سے نسبتاً تھوڑے ہوں گے۔

پس بعد میں آنے والوں کا تو ذکر میں نے کیا لیکن ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ کا ذکر نہیں کیا تھا۔ اس مضمون کو اس لئے میں اب دوبارہ اٹھا رہا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں جو خدا کی راہ میں خون بہایا گیا اس کا کیا عالم ہے۔ سب سے پہلے یہ یاد رکھنے کے لائق بات ہے کہ اول خون بہانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھے۔ آپ کا خون بارہا اس طرح بہا ہے جیسے قربانیاں ذبح کر دی گئی ہوں۔ ایک دفعہ نہیں متعدد دفعہ ایسا ہوا ہے اور آپؐ ہی ان معنوں میں اوّل الشہداء ہیں اور آپ کے بڑھنے سے پھر باقی قوم نے قدم آگے بڑھایا۔ **اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خون اس راہ میں نہ بہایا جاتا تو صحابہؓ کو توفیق نہ مل سکتی تھی کہ اس شان کے ساتھ خدا کے حضور اپنے خون کی قربانیاں پیش کریں اور آج بھی اُسی دور کا فیض ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غزوات میں اِقدام کا فیض ہے کہ ہمیں بھی یہ توفیق مل رہی ہے۔** قرآن کریم ہمارا ذکر قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ کے طور کرتا ہے۔ اسی سنّت پر پیدا ہونے والے آخرین میں سے بھی کچھ ہوں گے مگر تعداد میں تھوڑے ہوں گے اگرچہ اوّل درجے کی قربانیاں پیش کرنے والے ہوں گے۔

اب اللہ مجھے ضبط کی توفیق دے کیونکہ یہ بہت ہی اہم مضمون ہے لیکن بہت دردناک ہے۔ ابوحازم بیان کرتے ہیں اور یہ حدیث بخاری کتاب المغازی سے لی گئی ہے کہ سہلؓ بن سعد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زخموں کی بابت پوچھا گیا۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زخموں کو دھونے والے اور پانی ڈالنے والے دونوں کو دیکھا ہے، میں دونوں کو جانتا ہوں۔ نیز جس چیز سے علاج کیا گیا تھا وہ بھی میرے علم میں ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسولؐ زخموں کو دھوتی تھیں اور حضرت علیؓ بن ابی طالب ڈھال سے پانی ڈالتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ بہتا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا اور راکھ زخم پر لگا دی اس طرح خون رک گیا۔

یہ آج کے زمانے کے لئے بھی ایک سبق ہے جب اور کوئی فوری چیز مہیا نہ ہو تو راکھ جلا کر ڈالنے کا طریق عربوں میں رائج تھا اور یہ بہت عمدہ طریق ہے اس پہلو سے کہ اس میں تمام جراثیم جلنے سے مر جاتے ہیں اور راکھ میں خدا تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ خون جذب کر کے وہ اس مقام پر جہاں سے خون بہہ رہا ہو، بیٹھ جاتی ہے اور خون بند ہو جاتا ہے۔ یہ ضمناً میں عرض کر رہا ہوں کیونکہ ایسے واقعات جماعت میں ہوتے رہتے ہیں ان کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ اس روز حضور کے سامنے والے دندان مبارک ٹوٹ گئے تھے، آپ کا چہرۂ مبارک زخمی تھا اور خَود ٹوٹ چکا تھا اور ٹوٹا ہوا خَود آپ کے سر میں دھنس گیا تھا یہاں تک کہ جب نکالنے والے نے دانتوں سے کھینچ کر نکالا تو اپنے دانت بھی ٹوٹ گئے، اس قدر شدت کے ساتھ وہ اندر دھنسا ہوا تھا۔

کتاب الجہاد والسیر، بخاری ہی سے ایک حدیث لی گئی ہے۔ حضرت جندبؓ بن سفیان بیان فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کسی جنگ میں تھے کہ آپؐ کی انگلی زخمی ہو گئی یعنی سارا بدن

زخموں سے چور رہا ہے مختلف وقتوں میں لیکن ایک جنگ میں انگلی کو زخم آیا تو آپؐ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔ تُو تو صرف انگلی ہی ہے اور نصیب دیکھ اپنا کہ خدا کی راہ میں خون بہا رہی ہے۔ پس وہ جو مختلف مواقع پر خدا کے پیار کی نظریں پڑا کرتی تھیں سب سے زیادہ وہ مواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نظر آئے ہیں اور خدا نے ان مواقع کو اس پیار سے دیکھا کہ جس پیار سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم انگلی کو دیکھ رہے تھے وہ اللہ کی نظریں پڑ رہی تھیں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی تو نے تیر نہیں چلایا بلکہ اللہ نے تیر چلایا تو گویا خدا کے الفاظ میں آپ اس انگلی کو مخاطب تھے کہ بڑی خوش نصیب ہے تُو اللہ کی راہ میں تجھے خون بہانے کی توفیق مل گئی۔

بخاری کتاب الجهاد بابُ قولِ اللّٰہ عزَّ وَ جَلَّ اس میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت مروی ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انسؓ بن نضر جنگ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے اور اس کا ان کو بڑا افسوس ہوا تھا۔ آپؓ نے ایک دفعہ کہا اے اللہ کے رسول پہلی جنگ جو آپؐ نے مشرکین سے لڑی اس میں مَیں شامل نہیں ہو سکا، آئندہ کبھی مشرکین سے جنگ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے موقع دیا تو میں اللہ کو دکھاؤں گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ آیت کریمہ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مِنْھُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ ان قربانی دینے والوں میں ان خدا کی راہ میں خون بہانے والوں میں سے وہ بھی تھے کہ جنہوں نے اپنی منّتوں کو پورا کر دیا۔ بڑا دعویٰ کیا کہ میں خدا کو دکھاؤں گا اور واقعۃً دکھا دیا۔

ان کے متعلق جو واقعہ درج ہے وہ یہ ہے۔ جب اُحد کی لڑائی ہوئی تو ایک موقع ایسا آیا کہ مسلمان بکھر گئے۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے آپ لوگ بارہا سن چکے ہیں جب جنگ نے پانسا پلٹا اور تھوڑی دیر کے لئے مسلمان بکھر گئے اس وقت کی بات ہے۔ اس پر انسؓ نے کہا، یہ انس بن مالک کی روایت ہے مگر ان کے چچا کا نام بھی انس تھا، تو انس نے کہا سے مراد ہے کہ انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کی قربانی کا واقعہ ہے انہوں نے کہا۔ اے میرے اللہ میں تیرے حضور ان لوگوں کے لئے معذرت چاہتا ہوں ۔ عجیب پیارا کلام ہے۔ وہ صحابہ جو بکھر گئے تھے آپ جانتے تھے کہ جان کے نہیں بکھرے مجبور و بے اختیار ہو گئے ہیں۔ تو اللہ کے حضور کہتے ہیں میں معذرت چاہتا ہوں اور معذرت پیش کرنے والے کے اوپر سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی بہادری اور اپنی قربانی کے ذریعے ثابت کر دے کہ جو مجبور نہ ہوئے ہوں جن کو یہ اختیار ہو اپنے اوپر کہ میدان جنگ میں اپنی جان جھونک دیں وہ یہ کیا کرتے ہیں تو گویا آپؓ نے صحابہؓ کو اپنی قربانی میں شامل کر لیا۔ میں اس معذرت کے کلام کو یوں سمجھتا ہوں کہ اس معذرت کے ساتھ پھر آپ نے جو جانی قربانی پیش کی ہے وہ اس معذرت کے قبول کرنے میں مددگار ہو گی اور ساتھ یہ کہا کہ میں دشمنوں کے ظالمانہ سلوک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔ پھر وہ آگے بڑھے تو ان کو سعد بن معاذ ملے۔ انسؓ بن نضر نے ان سے کہا اے سعد! دیکھو جنت قریب ہے۔ رب کعبہ کی قسم مجھے احد کے اُدھر سے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔ سعد نے اسی جنگ اُحد کے دوران جب شہداء بکھرے پڑے تھے اور ان کی تلاش ہو رہی تھی۔ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کہ اس طرح میرے چچا مجھے ملے تھے پھر وہ دشمن پر حملہ کرتے ہوئے اسی ریلے میں کہیں غائب ہو گئے، پھر ان کا پتہ نہیں چلا۔ حضرت انس جو اس واقعہ کے راوی ہیں کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے چچا انس کو ایسی حالت میں شہید پایا کہ اَسّی (۸۰) سے کچھ اوپر تلوار، نیزے یا تیر کے زخم آئے تھے۔ مشرکین نے ان کی شکل بگاڑ دی تھی۔ کوئی اس نعش کو پہچان نہیں سکتا جسے اتنے زخم آئے ہوں اندازہ کریں کہ وہ آخر وقت تک جب تک دم میں دم تھا لڑتے رہے اور ان کی بہادری کی وجہ سے، ان کے غیر معمولی جرأت کے ساتھ حملے کے نتیجے میں بہت سے دشمنوں کو زک اٹھانی پڑی ہے اور اس غصے میں جیسا کہ عربوں میں دستور تھا وہ چہرہ بگاڑ دیا کرتے تھے یعنی نعش کا چہرہ بگاڑ دیا کرتے تھے تو وہ پہچانے نہیں جا سکتے تھے۔ پھر ایسے حال میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت انسؓ کو بھیجا کہ جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں۔ ان کی بہن ساتھ تھیں انہوں نے پہچانا اور انگلیوں کے پورے سے پہچانا۔ ان کی انگلی پر کوئی نشان تھا جو کٹی ہوئی، زخمی انگلی، جو نشان دکھائی دے رہا تھا۔ چنانچہ روایت کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں یہ آیت اسی قسم کے لوگوں کے حق میں نازل ہوئی کہ مومنوں میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اسے پورا کر دکھایا مِنْھُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ۔ اور وہ اپنے اس عہد میں سچے نکلے۔

EARLSFIELD FOUNDATION

(Hospital Division)

Competition for young Architects to design a Hospital

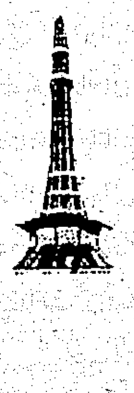

First Prize	100,000 rp
Second Prize	50,000 rp
Third Prize	25,000 rp

For further details write to:

The Manager

175, Merton Road .London

SW18 5EF. U.K.

حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے طلحہ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے جس سے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا چہرہ تیروں سے بچا رہے تھے، اپنے ہاتھ پر تیر لے رہے تھے۔ ہاتھ پر معمولی سا بھی کانٹا چبھ جائے تو انسان کا ہاتھ پیچھے ہٹ جاتا ہے، سوئی چبھوئی جائے تو اور بھی زیادہ، خنجر لگے تو اندازہ کریں کہ کتنی بے اختیاری میں انسان کا ہاتھ از خود پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ ناممکن ہے کہ ایک غیر معمولی عزم کے سوا انسان کو توفیق ہو کہ وہ ہاتھ اسی طرح سامنے رکھے۔ حضرت طلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے چہرے کے سامنے یوں ہاتھ رکھا۔ جو بھی تیر اس طرف آتا تھا اپنے ہاتھ سے روکتے تھے۔ اس وقت تو آپؓ کو توفیق مل گئی کہ اس کو کھڑا رکھا پھر اس کے بعد ہمیشہ کے لئے وہ ہاتھ لنجا ہو گیا، ساتھ لٹکائے پھرتے تھے۔

اب وہ خدا جو چھوٹے چھوٹے زخموں کے نشان پر بھی پیار کی نظر ڈالتا ہے، جو اپنی عبادت کے وقت پڑنے والے گٹوں پر بھی پیار کی نظر ڈالتا ہے، اندازہ کریں کہ حضرت طلحہؓ کے اس ہاتھ کو کس پیار سے دیکھتا ہو گا۔ خدا کی قسم دنیا میں کوئی لنجا ایسا نہیں جس کے ہاتھ پر خدا کے پیار کی نظریں اس طرح پڑتی ہوں جس طرح طلحہؓ کے ہاتھ پر پڑتی رہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے جس میں حضرت حمزہؓ کی قربانی کا ذکر ہے۔ یہ مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمزہؓ کو اس حالت میں پایا گیا کہ آپ کا پیٹ چاک تھا، ہند نے آپ کا کلیجہ نکال کر چبا لیا تھا مگر اسے نگل نہیں سکی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کلیجہ نکال کے چبانے کی کوشش کی ہے تو پھر وہ الٹ گئی، اس کو الٹی آ گئی جس کی وجہ سے جس طرح وہیل مچھلی نے حضرت یونسؑ کو باہر پھینک دیا تھا اسی طرح یہ کلیجہ اس کے پیٹ میں جانا مقدر نہیں تھا، یہ کلیجہ معزز تھا۔ اس کے چبانے کے متعلق لوگ کہتے ہیں یعنی عام طور پر روایات میں آتا ہے کہ کلیجہ چبا کے کھا گئی یہ غلط ہے۔ کلیجہ چبانے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے ناپاک پیٹ کو اللہ نے توفیق نہیں دی کہ وہ اس ناپاک پیٹ میں حضرت حمزہؓ کا کلیجہ ڈال سکے۔ چنانچہ اس روایت میں یہ تفصیل ہے کہ الٹ دیا اس نے اور کلیجہ نہ کھا سکی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا اس نے حمزہ کے کلیجے کا کچھ حصہ نگلا ہے۔ اب اس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی باریک نظر کو دیکھیں۔ آپ کو یقین تھا کہ ناممکن ہے کہ وہ نگل گئی ہو۔ عرض کی گئی، نہیں کچھ حصہ بھی نہیں نگل سکی۔ آپ نے فرمایا اللہ نے حمزہ کا کوئی حصہ آگ میں ڈالنا پسند نہیں کیا۔ پس یہ استنباط محض میرا ذوقی استنباط نہیں۔ میرا بھی یہی استنباط تھا مگر مجھے بے انتہا خوشی ہوئی جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لفظوں میں یہ بات سن لی کہ اس لئے خدا نے پسند نہیں کیا۔ اس روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ستر بار نماز جنازہ پڑھائی۔ کس طرح ایسا ہوا کہ ایک ہی نماز جنازہ ستر بار پڑھائی گئی ہو۔ وجہ یہ تھی کہ جب بھی کسی شہید کا جنازہ پڑھتے تھے یعنی اُحد میں اور ستر شہداء تھے تو ہر ایک کے ساتھ حضرت حمزہؓ کو شامل کر لیتے تھے اس لئے اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ستر بار حضرت حمزہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی قربانیوں کا ذکر اپنے اشعار میں بھی بکثرت فرمایا ہے اور ان اشعار کے علاوہ تحریرات میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاطر آپ کے ساتھیوں کے جو خون بہائے گئے ہیں ان کا ذکر بھی ملتا ہے۔ چونکہ جو تراجم تھے، بہت سی عربی زبان کی تحریریں ہیں وہ شعر بھی اور نثر بھی اس لئے چونکہ تراجم جو تھے ان پر مجھے تسلی نہیں تھی جب تک میں خود تفصیل سے نظر نہ ڈالتا اور اچھا ہوا کہ وہ نظر ڈالی گئی کیونکہ بہت جگہ ترجموں میں سقم رہ گئے تھے معلوم ہوتا ہے ترجمے بعد میں کئے گئے ہیں، کسی اور نے کئے لیکن جو ترجمے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود کئے وہ تو بہرحال درست ہیں اور اگرچہ وہ معنوی رنگ رکھتے ہیں بعض دفعہ بامحاورہ ہیں لیکن یقیناً سو فیصدی درست ہیں۔ تو اس لئے اس بحث میں پڑنے کی جائے کہ کونسا لفظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر، اپنے ہاتھ کا ترجمہ تھا اس کا وقت نہیں تھا کیونکہ اب ربوہ کو بھیجتا تو وہاں سے وہ تحقیق کرتے، بتاتے کہ اس کتاب کا ترجمہ کب ہوا۔ اس ترجمے میں جو پہلی اشاعت تھی، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے ہاتھ سے ترجمہ کیا تھا کہ نہیں اس لئے اس تحقیق و جستجو کا وقت نہ ہونے کی وجہ سے میں نے از خود جو ترجمہ کیا ہے وہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور سر دست چند اشعار میں لے سکا ہوں کیونکہ اتنا وقت نہیں تھا کہ تمام اشعار اور عربی تحریروں کا بذات خود ترجمہ کر سکوں۔ فرماتے ہیں:

قَامُوا بِاَقْدَامِ الرَّسُولِ بِغَزْوِھِمْ ☆ کَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوفِ فِی الْمَیْدَانِ
فَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِھِمْ فِی حُبِّھِمْ ☆ تَحْتَ السُّیُوفِ اُرِیْقَ کَالْقُرْبَانِ

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۹۱)

صحابہ رضوان اللہ علیہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے میدان جنگ میں اقدام کی وجہ سے اپنے غزوات کے دوران ایک عشق میں مبتلا عاشق کی طرح ڈٹ جایا کرتے تھے۔ یعنی اقدام آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تھا۔ غزوات میں آپؐ سب سے آگے چلتے تھے اور آپؐ کے پیچھے پیچھے آپ کے اقدام کو دیکھتے ہوئے صحابہ بھی بڑھا کرتے تھے تو غزوات میں وہ بڑھتے تو تھے مگر ایسے بڑھتے تھے جیسے ایک عاشق مشغوف ہو، جس کو عشق نے پاگل کر دیا ہو۔

فَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِهِمْ فِی حُبِّهِمْ ☆ تَحْتَ السُّیُوفِ أُرِیْقَ کَالقُرْبَانِ

پس ان جوانمردوں کا خون اپنی محبت میں، اپنی سچائی کی وجہ سے تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہادیا گیا۔ اب قربانیوں کا خون بہتا ہوا تو سب نے دیکھا ہے۔ اگر کسی کو کوئی نماز روزے کی توفیق نہ بھی ملے تو آج کل رواج ہے کہ قربانی پیش کرنے میں ضرور کوشش کی جاتی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جس طرح قربانی کا خون یہ سب جانتے ہیں کہ کیسے بہتا ہے، کس طرح اچھل اچھل کر نکلتا ہے اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خون اللہ کی محبت میں بہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اقدام کے نتیجے میں بہا ہے اور اللہ کی محبت محمدؐ رسول اللہ کی محبت کی بناء پر نصیب ہوئی۔ ایک ایسا عاشق جو پاگل ہو رہا ہو عشق میں ایسے عاشق کی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا کرتے تھے۔

ایک دوسری جگہ سر الخلافۃ، روحانی خزائن جلد ۸ میں صفحہ ۳۹۷ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر ہے:

ذُبِحُوا وَ مَا خَافُوا الْوَرٰی مِن صِدْقِهِم ☆ بَلْ اٰثَرُوْا الرَّحْمٰنَ عِنْدَ بَلَآءٍ

تَحْتَ السُّیُوفِ تَشَهَّدُوْا لِخُلُوصِهِمْ ☆ شَهِدُوا بِصِدْقِ الْقَلْبِ فِی الْاَمْلَاءِ

وہ اپنے صدق کی وجہ سے ذبح کئے گئے اور لوگوں سے خوف نہ کھایا بلکہ ہر سخت ابتلاء کے دوران رحمٰن کو ترجیح دی۔ انہوں نے اپنے خلوص کی وجہ سے تلواروں کے سایہ تلے حق کی گواہی دی۔ تحت السیوف تشھّدوا۔ اب تشھّد میں آپ بیٹھتے ہیں تو لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو انہوں نے تلواروں کے سائے تلے یہ گواہیاں دی ہیں۔ یہ نہیں کہ آرام سے بیٹھے ہوئے تھے تو وہ درود پڑھ رہے تھے اور تشہد پڑھ رہے تھے، تلواریں چل رہی تھیں اس کے نیچے نیچے یہ آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

شھدوا بصدق القلب فی الاملاء. املاء۔ کا ایک ترجمہ مجالس بھی ہے لیکن یہاں تو مجالس کی بات نہیں ہو رہی یہاں تو جنگوں کی بات ہو رہی ہے۔ پس املاء کا ایک مطلب ہے زندگی بھر، ساری زندگی۔ تو اسے ہی اس ترجمے کو میں نے اخذ کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ بنے گا، شھدوا بصدقھم. شھدوا کے لفظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دونوں معنے داخل فرمالئے ہیں کیونکہ اس کے دونوں ہی معنے ہیں۔ شھدوا کا ایک مطلب ہے گواہی دی اور ایک مطلب ہے شہید ہو گئے تو دراصل ان کا شہید ہونا ہی گواہی تھی۔ پس تشھّدوا کا جو پہلا مضمون ہے وہی اس لفظ کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے کہ تلواروں کے سائے تلے محض زبانی گواہیاں نہیں دیں۔ یہ گواہیاں دیتے دیتے شہید ہو گئے اور ان کی شہادت یعنی خدا کی راہ میں جان دینا ہی دراصل وہ شہادت تھی جو ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ رہے گی۔ فی الاملاء کا مطلب ہے عمر بھر ایسا ہی کرتے رہے جب تک ان کو توفیق ملی یہ دونوں باتیں ان کی فطرت ثانیہ بنی رہیں بلکہ فطرت اولیٰ کہنا چاہئے۔ یہی ان کی اول فطرت تھی یعنی اللہ کے ہو کر محمد رسول اللہ کے عشق میں مبتلا اور اس عشق کے نتیجے میں پھر اللہ کے عشق کا وہ مقام حاصل کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق کے بغیر حاصل کرنا ممکن نہیں تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں سے جو نثر میں ہیں یہ ایک تحریر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو اردو میں ہے اس لئے اس کے ترجمے کی ضرورت نہیں پڑی۔ فرماتے ہیں "وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عکسی تصویریں تھے"۔ اب اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین کا جو سب سے اعلیٰ مفہوم ہے وہ بیان فرمارہے ہیں۔ خاتم اس انگوٹھی کو کہتے ہیں جس کے نقوش جس جگہ لگائی جائے وہاں چسپاں ہو جائیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خاتم الانبیاء کن معنوں میں تھے۔ ایک معنیٰ تو یہ ہے کہ نبیوں کے خاتم اور دوسرا ہے کہ سب نبیوں کی صفات آپ میں جمع تھیں جس پر آپ کی مہر لگتی تھی گویا سب نبیوں کی مہر لگ گئی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کو اگر باریک نظر سے پڑھیں تو ان کے اندر عظیم معانی مخفی دکھائی دیتے ہیں جب ان پر نظر پڑتی ہے تو انسان کی روح وجد میں آجاتی ہے۔ صحابہ عکسی تصویریں تھے لیکن وہ تصویر ہر کاغذ پر ایک ہی طرح نہیں بنا کرتی۔ کہیں ہلکی بنتی ہے کہیں تیز بنتی ہے، دباؤ کی بات ہے وہ کاغذ کتنا دباؤ قبول کرتا ہے اور کتنا دباؤ ڈالا گیا ہے۔ پس سارے صحابہ کا رنگ تو ایک ہی تھا اس پہلو سے کہ جو بھی تصویر آپ کی بنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی تصویر تھی اور سب کے متعلق ایک ہی بات کہہ کر ان کے مدارج کے فرق کو بھی ملحوظ رکھ لیا۔ اپنا اپنا عشق تھا، اپنا اپنا رنگ تھا مگر جو بھی پیاری تصویر ابھری ہے وہ محمدؐ رسول اللہ ہی کی تصویر تھی۔

"سو یہ بھاری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جس کے ذریعہ سے مخش بت پرستی کرنے والے کامل خدا پرستی تک پہنچ گئے اور ہر دم دنیا میں غرق رہنے والے محبوب حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اس کی راہ میں پانی کی طرح اپنے خونوں کو بہادیا"۔ اب عکسی تصویر ان معنوں میں بھی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے چونکہ خون بہایا تھا اسی طرح آپ کے نقش قدم پر چلتے چلتے انہوں نے بھی خون بہایا اور جو الٰہی رنگ پکڑے وہ سارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مہر کے نتیجے میں پکڑے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں، "دراصل ایک صادق اور کامل نبی کی صحبت میں مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنے کا نتیجہ تھا"۔ وہ املاء والا لفظ، عمر بھر، یہ وہی مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسرے لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔

کسی صادق کی صحبت میں عارضی صحبت اختیار کرنے سے وہ نقش دائمی نصیب نہیں ہوا کرتا جس کا مسیح موعود علیہ السلام ذکر فرمارہے ہیں۔ **صحابہ کے اندر جو پاک تبدیلی تھی وہ عمر بھر کی صحبت تھی۔ ایک دفعہ جب اس صحبت میں آ گئے تو پھر اس صحبت کو چھوڑنے کا نام نہیں لیا یہاں تک کہ یا ذبح کر دئے گئے خدا کی راہ میں یا طبعی موت مر گئے مگر دونوں صورتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دامن نہیں چھوڑا۔** یہ وہ طریق ہے جس کے نتیجے میں یہ سب کچھ نصیب ہوتا ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں۔ "ایک صادق اور کامل نبی کی صحبت میں مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنے کا نتیجہ تھا سو اسی بناء پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے"۔

پس اب خدا کی راہ میں قربانی دینے والے خواہ وہ پاکستان میں ہوں یا دوسری جگہوں پر ہوں یہ بھی پڑھیں، ان باتوں پہ بھی نگاہ کریں تو ان کی قربانیاں تو ایک ایسا اعزاز ہیں کہ قیامت تک ان کی نسلیں اس پر فخر کریں گی۔ ان کے آباؤ اجداد کی روحیں ان پر فخر کریں گی۔ ان کا قرآن میں ذکر فرمایا گیا۔ قلیلٌ مِّنَ الاٰخِرِیْن۔ اول درجے کے تھے گو تھوڑے تھے مگر آخرین میں بھی تھے تو اس کے بعد جو دلوں میں رنج رہ جاتے ہیں اور شکایتیں پیدا ہوتی ہیں اور بعض لوگ یہ لکھتے ہیں کہ ہمارے فلاں نے قربانی دے دی اب ہمیں اس طرح باہر بھجوادیا جائے یا فلاں ہم سے رعایت کی جائے۔ وہ اگر نہ بھی کہیں تو جو بھی جماعت کے لئے ممکن ہے وہ ضرور کرے گی اور ضرور کرتی ہے مگر جہاں مطالبہ ہونٹوں پر آیا وہاں وہ بات ختم ہو جاتی ہے۔

تو یہ صحابہ جنہوں نے قربانیاں دی ہیں ان کے ہونٹوں پر تو کوئی مطالبہ نہیں آیا، کبھی اپنی قربانی کے نتیجے میں کچھ طلب نہیں کیا بلکہ ایسی قربانیاں تھیں کہ جان دی تو جان دینے تک وفا کی اور اس کے بعد طلب کس سے کرنی تھی یعنی انسانوں اور بندوں سے کسی قسم کی طلب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہ جو صورت حال ہے اسی بناء پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ اب دیکھیں "قائم کرنے کے لئے" کا لفظ نہیں ہے "قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے"۔ اب غور کر کے دیکھیں قائم کرنا زبان پر سب سے پہلے آتا ہے، از خود زبان پر یہ جاری ہوتا ہے کہ سلسلہ قائم کیا گیا مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر وقتی نظر نہیں "قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے" اور اس سلسلے کا قائم رکھنا قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ قائم کرنا وابستہ نہیں، قائم رکھنا وابستہ ہے۔ **یہ سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا جب تک خدا کی راہ میں وہ قربانیاں پیش نہ کی جائیں جو قربانی دینے والوں کو بھی ازلی زندگی عطا کر دیتی ہیں اور اس جماعت کو بھی ازلی زندگی عطا کر دیتی ہیں جس جماعت کے وہ رکن ہوں۔**

تو یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کو غور سے پڑھنا اور ان کے مطالب کو اخذ کرنا انتہائی ضروری ہے۔ "اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھادیا جائے"۔ اب لفظ صحبت میں مَیں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ اس صحبت سے مراد یہ نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پاگئے تو آپؑ کی صحبت نصیب نہ رہی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو وفات پائے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا لیکن "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا" کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیسے کر دیا۔ تو ایک صحبت جاریہ ہے، ایسی صحبت ہے جو ہمیشہ رہے گی۔ وہ اخلاق اور اعمال اور ایمان اور اقدار کی صحبت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مہر بند نہیں ہوئی، وہ قیامت تک جاری ہے اور ان معنوں میں جاری ہے کہ **جس شخص نے بھی اپنے دل پر وہ نقوش لئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مہر سے لگتے ہیں تو گویا وہ آپ کی صحبت میں داخل ہو گیا۔**

پس **حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صحبت کا سلسلہ میں بڑھانا چاہتا ہوں اور اب جماعت احمدیہ ایسے دور میں داخل ہے کہ یہ صحبت کا سلسلہ پھیل رہا ہے اور پھیلتا چلا جائے گا** اور ان مطالب پر غور کے نتیجے میں تمام جماعت پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جہاں بھی جماعت احمدیہ کی تعداد بڑھتی ہے وہاں مصاحبین کی تعداد بڑھے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارادہ تعداد بڑھانے کا نہیں تھا بلکہ ایسی تعداد بڑھانے کا تھا جس کے ساتھ صحبت کا سلسلہ پھیلتا چلا جائے۔ پس یہی وجہ ہے کہ **میں تمام نومبایعین کے متعلق ان ملکوں کے سربراہوں کو**

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

باربارنصیحت کرتاہوں، باربار سمجھارہا ہوں کہ اگر تعداد بڑھی اور صحبت نہ پھیلی تو پھر یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کے مقاصد میں سے نہیں ہے ۔ تھوڑی بہت شروع میں لگتی ہے لیکن جتنادباؤبڑھتاچلاجائے گااس مہر کے نقوش زیادہ نمایاں ہوتے چلے جائیں گے۔

پس آپ لوگ بھی اپنی بڑھتی ہوئی جماعتوں پر اس پہلو سے نظر رکھیں اور اپنی پھیلتی ہوئی اولاد پر بھی اس پہلو سے نظر رکھیں کہ کیا وہ یہ نقوش قبول کررہے ہیں یا نہیں اور نقش بننے شروع ہوگئے ہیں کہ نہیں اگر یہ بن رہے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام کی عبارت اپنے مقصد کو پالیتی ہے۔"اور چاہتاہے"یعنی خاکسار، اپنے متعلق فرماتے ہیں عاجز یہ چاہتاہے"کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھادیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں"۔

اب دن رات صحبت میں رہیں کا ایک ظاہری معنٰی بھی ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام قادیان میں آکر وہاں ٹھہرنے کی بھی بہت تلقین فرمایا کرتے تھے مگر یہ ناممکن تھا کہ یہ پھیلتی ہوئی جماعت جو لاکھوں کی تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی پھیل چکی تھی وہ ساری قادیان میں اکٹھی ہو جاتی۔ کسی طرح یہ ممکن نہیں تھا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام ایسی بات کیسے کہہ سکتے ہیں جو ناممکن ہو۔ تو لفظی طور پر کچھ یہ مضمون ان لوگوں پر بھی اطلاق پاتا تھا جو قادیان آئے اور قادیان ہی کے ہو رہے۔ وہ اولین تھے صحبت پانے والے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ہی آخرین بھی تھے اور یہ مضمون بیک وقت چل رہا تھا۔ آخرین وہ تھے جو کثرت سے احمدی ہورہے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے تھے کہ یہ صحبت کا سلسلہ ان کے ذریعے پھیل جائے تاکہ وہ لوگ جو اپنا"ایمان اور محبت اور یقین بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں ان پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں"۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو انوار ظاہر فرمائے گئے وہ مٹ تو نہیں گئے ۔ ان کا نور آپ کی زندگی کے ساتھ ختم تو نہیں ہوا بلکہ آپ کے وصال کے بعد پہلا خلیفہ ہی نور کے طور پر ابھرا ہے ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام نے آپؓ کے نور کی بڑی تعریف فرمائی ہے۔ تو یہ استدلال ہے میرا، یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام کو جو انوار عطا ہوئے تھے جو آپ بڑھانا چاہتے تھے وہ آپؑ کے وصال کے بعد بھی جاری رہے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی صورت میں اس نئے دور کی بنیاد ڈالی گئی جس میں نوروں کا انتشار ہونا تھا اور یہ انتشار حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی زندگی تک محدود نہیں تھا ورنہ بالکل بے معنی ہو جاتا۔ اگر آپؓ کی زندگی تک محدود رہنا تھا تو پھر تو بہتر تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی یہ سلسلہ ختم ہو جاتا کیونکہ انوار کا اصل منبع تو آپ ہی تھے اس لئے وہ ایک خوشخبری تھی جماعت کے لئے کہ تمہارے لئے انوار کا سلسلہ ختم نہیں کیا جائے گا۔

پس وہ انوار کا سلسلہ اب بھی جاری ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اس نور کو سمیٹے ہوئے ہیں ۔ان تحریرات کا جیساکہ میں نے عرض کیا ہے گہری نظر سے مطالعہ ضروری ہے ورنہ بعض دفعہ خداتعالیٰ کے جس کلام سے لوگ نور پاتے ہیں اسی کلام سے لوگ اندھیرے میں بھی چلے جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے نفس کے اندھیرے ساتھ رکھتے ہیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کو اندھا کہا گیا ہے ان کی نگاہ کلام کی گہرائیوں تک جاتی ہی نہیں۔ اب اسی کلام کو پڑھ پڑھ کر دیکھیں دنیا میں کتنے مخالف اور معاند مولوی ہیں جن کی گستاخیاں ختم ہونے میں نہیں آرہیں۔ وہ عبارت کے کچھ حصے کو لیتے ہیں، کچھ حصے کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جس حصے کو لیتے ہیں اس کے معانی کو بھی صحیح بیان نہیں کررہے ہوتے۔ **اس لئے جماعت کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو پڑھے بھی اور گہرے غور سے ان کا مطالعہ کرے۔**

فرمایا"ان پر وہ انوار ظاہر ہوں جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں"۔ یعنی یہ انوار پھر آپ پر بھی نازل ہونگے ۔اس کے دو معنے ہیں۔ ایک معنٰی تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام کی تحریرات میں مضمر امور کو آپ سمجھ لیں اور اختیار کرلیں اور یہ نور اگر آپ کو نصیب ہو جائے تو پھر انوار نازل بھی ہونگے جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام پر نازل کئے گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نُور نُور سے ملتا ہے جن کا دل نورانی ہو چکا ہو، جس کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نور اخذ کرنے کے نتیجے میں ہوا، انکا دل پھر مہبط انوار الٰہی بن جایا کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے بہت سے دیگر انوار بھی ان پر نازل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں :"اور وہ ذوق ان کو عطا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے"۔ "وہ ذوق ان کو عطا ہو"۔ جب نور ملتا ہے تو نور کی اہمیت بھی ساتھ ساتھ واضح ہوتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ فرمایا میں اس لئے چاہتا ہوں کہ ان پر بھی نور اترے تاکہ وہ ان کو نور کا مضمون صرف معناً، معنے کے لحاظ سے سمجھ نہ آئے بلکہ ان کے دل میں جاری ہو اور اس کا لطف اٹھانے لگیں۔ جب یہ ہوگا تو پھر یہ ہوگا"تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے"۔ اب دیکھیں ہم دعائیں تو بہت کرتے ہیں کہ اسلام کی روشنی تمام دنیا میں پھیل جائے مگر یہ کیسے پھیلے گی یہ طریق اکثر لوگوں کو معلوم نہیں۔ ہاتھ اٹھاتے ہیں کہ اے اللہ اسلام کی روشنی پھیلا دے مگر یہ نہیں جانتے کہ انہوں نے ہی وہ شمعیں بننا ہے جن شمعوں کے ذریعے روشنی پھیلنی ہے۔

تو ایسی دعا کیوں کرتے ہیں جس دعا کو اپنے نفوس میں جاری نہ کرنا چاہیں۔ **کسی کو اس دعا کا حق نہیں کہ اے اللہ اسلام کا نور ساری دنیا میں پھیلا دے جب تک وہ اپنے دل کو پہلے نورانی نہ بنائے** ۔ کیونکہ از خود نہیں پھیلے گا ورنہ تو ساری دنیا پر از خود آسمان سے نور اتر سکتا تھا۔ کیوں نہیں اترتا؟ اس لئے کہ نورانی وجودوں کی معرفت ان کو نہیں مل رہا ۔ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے جو سلسلہ شروع ہوا وہی سلسلہ ہے جو اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور میں ثلۃ من الاولین کے بعد قلیلٌ من الاخرین کے ذریعے سے شروع ہوتا ہے اور پھر اس سلسلے نے پھیل جانا ہے۔**

اس کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہونگے جو اولین تو نہیں ہونگے لیکن پھر بھی دوسرے درجے میں نیکیوں پر قدم بڑھانے والے ہونگے۔ ان کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے و ثلۃ من الآخرین وہ پہلوں تک محدود نہیں رہیں گے یہ بکثرت نیکیوں میں آگے قدم بڑھانے والے آخرین میں بھی پیدا ہونگے گو ان کی نیکیوں کا درجہ وہ نہیں ہوگا جو اولین کا درجہ ہے مگر جس درجے تک وہ پہنچیں گے وہ بھی بہت بڑے درجات ہیں۔ تو دو جنتیں جن کے وعدے کئے گئے ہیں قرآن کریم میں، اس کی تفصیل میں اس وقت جانے کا وقت نہیں مگر ایک جنت وہ ہے جو بہترین عمل کرنے والوں کو، بہترین قربانی کرنے والوں کو اِس دُنیا میں بھی نصیب ہوتی ہے اور اُس دنیا میں بھی ہوتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا گیا ہے ثلۃٌ من الاولین و قلیلٌ من الاٰخرین۔

پھر وہ جنت بھی ہے جو سب مومنوں پر جھکی ہوئی ہے جس کا عام ذکر سورہ رحمٰن میں ملتا ہے اس کے متعلق فرمایا ہے ثلّةٌ من الاولین و ثلّةٌ من الاٰخرین ۔ بکثرت بعد میں آنے والوں میں ایسے لوگ پیدا ہونگے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ان مضامین کی گہرائی تک اتر کے جو خون کی قربانیاں ہیں اس مضمون کو بھی زیادہ گہرائی سے سمجھیں گے اور اس کے نتیجے میں جو نور اترا کرتا ہے اس نور کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ انشاء اللہ باقی مضمون سی طرح جاری رہے گا۔ انشاء اللہ اگلے خطبہ میں میں بیان کروں گا۔

بقیہ:مختصرات از صفحہ نمبر ۲

بعض عورتیں ساری عمر ہی ماتم کناں رہتی ہیں۔ آپ Family Mourning کی بات کررہے ہیں جس میں Moderation ہونی چاہئے۔ جس کی چیز ہے وہ لے جاتا ہے تو پھر روتے دھوتے رہنے سے کیا فائدہ ؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام نے اپنے بیٹے مبارک احمد کے علاج کے لئے جو ممکن تھا وہ کیا لیکن جب وہ وفات پا گیا تو خدا کی رضا پر راضی ہوگئے اور فرمایا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا — اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضور نے اس ضمن میں یہ بھی فرمایا کہ جب انسان مرتا ہے تو روح کے تعلقات جسم سے اسی وقت ختم نہیں ہو جاتے۔ احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بعض روحیں تو تین دن میں الگ ہو جاتی ہیں اور انبیاء کے لئے یہ خاص امتیاز ہے۔ لیکن عوام کو تو چالیس دن تک لگ سکتے ہیں۔ چہلم وغیرہ کی رسمیں آنحضرتؐ سے ثابت نہیں۔ آپؐ نے دعا کی تاکید فرمائی ہے۔ **(امتہ المجید چوہدری)**

☆......☆......☆......☆......☆

آپ کے ملک میں ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کرکے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

Malik Food

نئی دوکان کی خوشی میں ۳۰ نومبر ۱۹۹۸ء تک سیل، سیل، سیل

جرمن بکرے کا تازہ گوشت ______ ۱۰ مارک فی کلو

پاکستانی باسمتی چاول ______ ۳۶ مارک (فی دس کلو)

P.G.Tips چائے (275 bags) ______ ۱۴ مارک فی پیکٹ

چپاتی آٹا ______ ۷ مارک (فی دس کلو)

پکا پکایا کھانا پیش کرتے ہیں۔ گوشت پلاؤ، زردہ یا کھیر، قورمہ گوشت، مرغی روسٹ (۹ مارک فی کس)

جرمنی یا دنیا میں کہیں بھی آپ سستا فون کرنا چاہتے ہوں تو ہم سے رابطہ کریں

Eckenheimer Ldstr. 300 Frankfurt

Tel: (069) 543628 Fax: (069) 543628

پاکستان کے آئین میں
پندرھویں ترمیم یا شریعت بل پر
مختلف سیاسی راہنماؤں اور دانشوروں کے تبصرے

(ہدایت زمانی)

پاکستان میں گزشتہ کچھ عرصہ سے ۱۵ویں آئینی ترمیم جو شریعت بل کے نام سے زیادہ معروف ہے کا بہت چرچا رہا ہے۔ اور اب یہ بل پارلیمنٹ میں منظور ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم اور سرکاری نمائندوں نے اس کے حق میں اور حزب مخالف اور دیگر دانشوروں نے اس کے خلاف بکثرت بیان دئے چنانچہ اس بل کے حوالے سے مختلف اخبارات میں چھپنے والے سیاست دانوں اور دانشوروں کے بیانات کا انتخاب بلا تبصرہ الفضل انٹرنیشنل کے قارئین کی دلچسپی اور ریکارڈ کے لئے پیش ہے۔(ادارہ)

(پانچویں قسط)

اس ترمیم کی منظوری سے راتوں رات پاکستان کو امن و سلامتی کا گہوارہ نہیں بنایا جاسکتا۔

(عثمان عرفانی)

بل کے مخالفین وزیر اعظم سے سوال کرتے ہیں کہ اگر پاکستان کو لاحق جملہ بیماریوں کا علاج صرف ان کے مجوزہ نظام میں ہے تو اس ترمیم کو منظور کروا کر کس طرح وہ راتوں رات پاکستان کو امن و سلامتی اور خوشحالی کا گہوارہ بن سکیں گے۔ کیونکہ کسی بیماری کا علاج محض تشخیص اور نسخہ تجویز کر دینے سے نہیں، اس کے استعمال سے ممکن ہوتا ہے۔ معترضین کا کہنا یہ بھی ہے کہ ملک میں ہر روز قتل و غارت گری مسلمان ہی کر رہے ہیں کیا انہیں معلوم نہیں کہ مسلمان کا خون مسلمان پر حرام ہے اور اسلام نے ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔ چوریاں اور ڈکیتیاں مسلمان ہی کرتے ہیں۔ اور بددیانتی بھی کرتے ہیں حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ تعزیر اسلامی کے تحت ان کے لئے کیا کیا سزائیں ہیں۔ آبروریزی، اغوا، ملاوٹ، دھوکہ دہی، غبن سب جرم ہیں مگر اس کے باوجود یہ سارے گھناؤنے فعل ہمارے معاشرے میں روز بروز فروغ پا رہے ہیں۔ منشیات کا کاروبار کرنے والے بھی مسلمان ہیں۔ ان میں بعض تو پرہیزگار ہونے کے دعویدار بھی پائے گئے ہیں۔ عوام کو تحفظ فراہم کرنے والے اور جرائم کی روک تھام کے ذمہ دار پولیس والے بھی مسلمان ہیں۔ مگر وہ ہر جائز و ناجائز طریقوں اور ہتھکنڈوں سے کام لے کر جرائم کے اڈوں کی سرپرستی بھی کرتے ہیں اور اپنے فرائض کے برعکس عوام کی زندگی اجیرن بنائے ہوئے ہیں۔ آج بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں جرائم کے لئے سخت نوع کی تعزیرات موجود ہیں مگر ان پر عملدر آمد نہیں ہو رہا۔ اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ موجودہ آئین اسلام کی روح سے ہرگز متصادم نہیں مگر چونکہ حکومت کی مشینری اوپر سے نیچے تک کرپٹ ہے اس لئے قوانین پر عملدر آمد کی نوبت نہیں آتی۔ اگر یہ کرپشن کی لعنت ختم نہ ہوئی تو کتنے ہی سخت قوانین رائج کر دئے جائیں، کوئی سا نظام بھی لایا جائے جرائم میں کمی نہیں آ سکتی البتہ اگر عمال حکومت اپنی زندگیاں اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھال لیں تو کرپشن کے خاتمے کا یقین کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر موجودہ آئین کے تحت بھی معاشرہ صحت مند ہو سکتا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ نواز شریف کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ مثلاً خواتین کے حقوق و احترام کے بارے میں بڑی بڑی باتیں کی جاتی ہیں کہ وہ رات کے بارہ بجے بغیر کسی کھٹکے کے کہیں بھی آ جا سکیں گی، انہیں معاشرہ میں مساویانہ اور پورے پورے مواقع حاصل ہونگے۔ مگر قومی اسمبلی میں ان کی مخصوص نشستیں بحال کرنے کے وعدہ کے باوجود آج تک بحال نہیں کی گئیں۔ اقلیتوں کے حقوق کے لئے رواداری اور معاشرے میں ان سے ہر سطح اور ہر شعبہ زندگی میں برابری کے سلوک کی ضمانت دئے جانے کا ڈھنڈورا بھی خوب پیٹا جا رہا ہے لیکن اقلیتوں کو اس پر یقین اور اعتماد نہیں۔ ان کو شکایت ہے کہ ان سے اچھوتوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے اور اسلام کے علمبرداران کے خلاف مسلسل زہر افشانی کرتے رہتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ بعض معاملات میں انسانی حقوق کے حوالے سے اگر کوئی اپنے ضمیر کے مطابق اور اقلیتوں کے بعض حقوق سے متعلق کوئی سچی بات بھی کہتا ہے تو ان پر بھی فتویٰ لگا دیا جاتا ہے۔ یہ بھی قول و فعل کا کھلا تضاد ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۱؍ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

آئین میں پندرھویں ترمیم مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کو آپس میں لڑانے کی ایک گھناؤنی سازش ہے

(پیر فضل حق)

آئین میں پندرھویں ترمیم مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کو آپس میں لڑانے کی ایک گھناؤنی سازش ہے تاکہ حکومت مخالف عناصر اور مذہبی جماعتیں آپس میں الجھ کر حکومت کے لئے خطرہ نہ بن سکیں۔

وزیر اعظم کا یہ اعلان کہ علماء پورے ملک میں پھیل جائیں اور ایسی تحریک چلائیں کہ مخالفین گھروں میں گھس جائیں اور یہ کہ حکومت انہیں تمام ضروری وسائل فراہم کرے گی ملک کو خانہ جنگی میں جھونکنے کی کوشش ہے۔

انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم چاہتے یہ ہیں کہ وہ نفاذ اسلام کی آڑ میں آمرانہ پوزیشن اختیار کر کے من مانی کریں اور ملک کے تمام اداروں یعنی مقننہ و انتظامیہ اور عدلیہ کے اختیارات کو اپنی ذات میں مرکوز کر لیں اور انہیں کوئی روکنے والا نہ ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اگر ایسا ہوا اور وزیر اعظم نفاذ اسلام کے ذریعے بھی یہی کچھ چاہتے ہیں تو پھر نہ جمہوریت رہے گی نہ اسلام نافذ ہو سکے گا نہ عدلیہ با اختیار ہو گی اور نہ عوام کی شہری آزادیاں برقرار رہ سکیں گی۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۳؍ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

تیرہ کروڑ آبادی کے ملک پر کسی ایک فرد کی تشریح کے مطابق دین کا نفاذ نہیں ہو سکتا۔

(حسین حقانی)

اختلاف رائے کا اظہار کرنے کا جو حق آئین نے شہریوں کو دیا ہے اب اسے شریعت کے نام پر سلب کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ سرکاری علماء اور مشائخ بل کے مخالفوں کو شریعت کا مخالف قرار دے رہے ہیں۔ نکاح فسخ ہونے اور کفر و ارتداد کے فتوے داغے جا رہے ہیں۔

تیرہ کروڑ آبادی کے ملک پر کسی ایک فرد کی تشریح کے مطابق دین کا نفاذ نہیں ہو سکتا۔ ایسا کرنے کے لئے اختلاف کا گلا گھونٹنا لازم ہوگا۔ اب تک نواز شریف کی حکومت نے اختلاف رائے کو کچلنے کے لئے صرف کردار کشی اور معاشی دباؤ کا سہارا لیا ہے مگر حکومت کے مخالفین اس شبہ کا اظہار کرنے میں حق بجانب ہیں کہ آمریت کا پہلا مرحلہ معاشی دباؤ اور کردار کشی ہے۔ اور جب پورا اختیار حاصل ہو جائے گا تو مخالفین کو ارتداد یا وطن دشمنی کی بنیاد پر بند کرنے یا زندگی سے محروم کر دینے کا سلسلہ بھی شروع ہو سکے گا۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۳؍ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

آئین میں تبدیلی زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل کرنے کے لئے ہے۔

(ڈاکٹر اے۔ رحمٰن، انسانی حقوق کمیشن)

ایسے وقت میں جبکہ پاکستان ایک گہرے معاشی اور اقتصادی بحران میں مبتلا ہے اور لوگوں کو دو وقت کی روٹی کے حصول میں مشکلات پیش آ رہی ہیں حکومت بجائے اس کے کہ ملک کی اقتصادی بحالی، بے روزگاری اور فرقہ واریت جیسے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتی اس نے آئین میں تبدیلی کا فیصلہ کیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل کئے جا سکیں۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۰؍ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

ترمیم لانے والوں کی نیت یہ ہے کہ آئین کو تباہ کر دیا جائے۔

(شہلا ضیاء)

عورت فاؤنڈیشن جو عورتوں کے حقوق کے لئے کام کرتی ہے کی جوائنٹ ڈائریکٹر شہلا ضیاء نے کہا کہ پندرھویں آئینی ترمیم کو شریعت بل کہنا غلطی ہے اس ترمیم کو لانے والوں کی نیت یہ ہے کہ آئین کو تباہ کر دیا جائے۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۰؍ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

ملک فیڈرل حکومت کی جانب سے جاری کردہ فرمانوں کے رحم پر ہو گا۔

(لطیف آفریدی)

لطیف آفریدی ایم این اے فاٹا نے کہا کہ اگر پندرھویں ترمیم پاس ہو گئی تو ملک میں نہ کوئی پارلیمنٹ ہو گی نہ سپریم کورٹ ہو گی اور نہ ہی کوئی یونیورسٹی۔ تمام ملک فیڈرل حکومت کی طرف سے جاری کردہ فرمانوں کے رحم پر ہو گا۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۰؍ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

بل کے منظور ہو جانے کے بعد پاکستان ظلم اور جبر کا گہوارہ بن جائے گا۔

(سہیل اختر ملک)

عوامی نیشنل پارٹی انگلستان کے مرکزی رہنما اور انٹرنیشنل فورم ایشیا کے آرگنائزر سہیل اختر ملک نے کہا کہ ہمارے ملک کی سالمیت کو وہی خطرات لاحق ہیں جن کا سامنا ۱۹۷۱ء میں کیا گیا تھا کیونکہ نفاذ شریعت کے نام پر حکومت نے آئینی ترمیم کا جو بل پیش کیا ہے وہ پاکستان کو ایسے حالات کی طرف لے جائے گا جن کی وجہ سے وطن دو لخت ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ شریعت بل منظور ہو جانے کے بعد پاکستان ظلم اور جبر کا گہوارہ بن جائے گا۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۰؍ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

نفاذ شریعت سے پاکستان میں عورتوں سے طالبان والا سلوک ہو گا۔

(نیویارک ٹائمز)

انسانی حقوق کی تنظیموں نے وزیر اعظم نواز شریف کی جانب سے اسلامی احکامات کو ملک کا سپریم لاء بنانے کے اعلان پر شدید تنقید کرتے ہوئے وزیر اعظم کے اس اقدام کو پاکستان میں طالبان طرز کا نظام قائم کرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔ مذہبی فرقہ پرستی اور تشدد کے شکار پاکستان میں اس اعلان کے بعد مسلح مذہبی فرقے مزید سرگرم ہو جائیں گے اور مذہبی فسادات میں اضافہ ہو جائے گا۔ امریکہ کے کثیر الاشاعت روزنامہ نیویارک ٹائمز نے وزیر اعظم کی جانب سے قرآن اور شریعت کو ملک کا سپریم لاء بنانے کے اعلان پر اپنی خصوصی رپورٹ میں بتلایا ہے کہ انسانی حقوق کے لئے سرگرم رضاکار تنظیموں کا مؤقف ہے کہ وزیر اعظم نے اپنے اقتدار کو مضبوط بنانے اور عوام کی توجہ سنگین ملکی حالات سے ہٹانے کے لئے ایک نئی حکمت عملی مرتب کی ہے۔ اس آئینی ترمیم کے ذریعہ لوگوں کو حاصل بعض آزادیاں ختم ہو جائیں گی اور یہ تاثر بھی ملتا ہے کہ پاکستان میں بھی عورتوں کی وہی حالت ہو گی جو افغانستان میں طالبان کی وجہ سے ہوئی۔

(روزنامہ آواز لاہور ۳۰؍اگست ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

اس ترمیم سے ملک افراتفری کا شکار ہو جائے گا۔

(شیخ لیاقت حسین)

قومی اسمبلی میں ایم کیو ایم کے پارلیمانی لیڈر شیخ لیاقت حسین نے کہا ہے کہ پندرھویں آئینی ترمیم سے ملک میں نفاق و فرقہ پرستی کو فروغ ہو گا اور ملک افراتفری کا شکار ہو جائے گا لہٰذا حکومت پندرھویں آئینی ترمیم واپس لے۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کے ضابطوں اور اصولوں پر کاربند ہیں۔ ہم نماز بھی ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ بھی دیتے ہیں اس لئے ہمیں کسی بھی حکومتی ہدایت یا احکام کی ضرورت نہیں لیکن اس ترمیم کے ذریعہ لوگوں سے

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

ختم نبوت کا بورڈ سجانے والوں کی خوفناک کشمکش

اور حضرت مہدی دوراں علیہ السلام کا زبردست علمی معجزہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

افسوس روشنیوں کا شہر۔ کراچی۔ دہشت گردی کی تاریکیوں ہی میں نہیں ڈوبا بلکہ "ختم نبوت" کا بورڈ سجانے اور اس کی آبرو بیچنے والوں کا بھی "میدان کارزار" بن چکا ہے۔

محبت گولیوں سے بو رہے ہو
وطن کا چہرہ خوں سے دھو رہے ہو
گماں تم کو کہ رستہ کٹ رہا ہے
یقیں مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

(حبیب جالب)

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ کراچی میں ان دنوں یوسف لدھیانوی صاحب کی جعلی "عالمی مجلس ختم نبوت" اور ایک شخص الیاس ستار، بی۔ کام۔ ایل۔ ایل۔ بی، صدر "صوت الاسلام" ٹرسٹ کراچی کے درمیان "ختم نبوت" کے کاروبار میں باہمی کشمکش اس درجہ خوفناک شکل اختیار کر چکی ہے کہ الیاس ستار صاحب نے یوسف لدھیانوی صاحب کی مجلس کے باریش ملاؤں کو مباہلہ کا چیلنج دے دیا کہ "کون مخلص ہے اور کون صرف چندے اور زکوۃ کی رقم جمع کر کے اسے اپنی ذات پر خرچ کر رہا ہے"۔ الیاس ستار پارٹی کے ترجمان ماہنامہ "فروزاں" کراچی نے اعلان کیا ہے کہ:

"جلد ہی ہم اپنے مختلف ذرائع اور ناقابل تردید ثبوتوں سے ایسے بے عمل اور منافق مولویوں کے کالے کرتوت اور پیسہ کھانے کے واقعات اپنے قارئین کے سامنے پیش کریں گے تاکہ عام لوگوں کو پتہ چل سکے کہ وہ کن باریش مذہبی وڈیروں کو عزت واحترام دے کر اپنے سر کا تاج بناتے رہے ہیں اور مذہبی وڈیرے کس طرح عام مسلمانوں کو مذہبی طور پر اپنے مفادات کے لئے استعمال کر رہے ہیں؟"۔

("فروزاں" کراچی اگست ۱۹۹۸ء صفحہ ۱۳)

ملاؤں کی اخلاق سوز سرگذشت

ستار پارٹی اور یوسف لدھیانوی کے ہم مشرب اور یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ملاؤں کے رخ کردار اور گالی گلوچ کی اخلاق سوز سرگزشت چیف ایڈیٹر "فروزاں" (محمد ظفر خان صاحب) کے قلم سے ملاحظہ فرمایئے۔ موصوف لکھتے ہیں:

"ہم نے ختم نبوت کے مرکزی آفس بمقام نمائش پر موجود کچھ علمائے کرام سے رائے لینے کی کوشش کی کہ آخر کیا وجہ ہے کہ آپ کا ادارہ اور الیاس ستار دونوں ایک ہی مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں مگر آپ لوگ اکٹھے ہو کر کام کیوں نہیں کرتے ہیں...... مگر وہاں موجود باریش اشخاص نے جو زبانی سلوک ہمارے ساتھ کیا وہ ہم تحریر بھی نہیں کر سکتے۔ ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہم کسی مسجد یا مدرسہ میں نہیں بلکہ کسی چوراہے پر بیٹھ کر جاہل آدمیوں کے منہ سے گالم گلوچ سن رہے ہوں ان میں ایک صاحب جو کہ فیصل آباد سے تشریف لائے تھے وہ سلطان راہی کی طرح الیاس ستار کے خلاف بہت "بڑکیں" مار رہے تھے (ہم ان دونوں افراد کے نام لکھ کر اپنے میگزین کے صفحات کو ناپاک نہیں کر سکتے)۔ اس طرح ایک نوجوان نے اپنی انگریزی کا رعب ہم پر اس طرح جمایا کہ انہوں نے چھوٹتے ہی ہمیں انگلش میں گالی دے دی حالانکہ اس وقت وہ حدیث کی کتابوں کا مطالعہ کر رہے تھے اور ان کے سامنے قرآن بھی رکھا ہوا تھا۔ اس بات پر ہمیں غصہ آیا اور ہم ان کے سامنے اپنے دل کی بھڑاس نکال کر آگئے کہ ان سے اللہ نبٹے گا.........."۔

"اس کے بعد ہم نے ختم نبوت کے بڑے مولانا سے (جو کہ پاکستان کے ایک مشہور روزنامے سے وابستہ ہیں) فون پر رابطہ کرنا چاہا تو کافی عرصے کی کوششوں کے بعد ان سے رابطہ ہوا تو ان کا جواب اتنا مایوس کن تھا کہ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے اور ان کے رویئے سے لگ رہا تھا کہ وہ ہم جیسے چھوٹے لوگوں کے منہ بھی لگنا نہیں چاہتے ہیں ان سے بات کر کے ہمیں مزید شرمندگی ہوئی۔ بعد میں ہمارے اوپر بھی یہ الزام لگا دیا گیا کہ پہلے ہم نے گالی دی تھی یہ بات کہہ کر وہ خود ہی پھنس گئے کیونکہ اگر ایک مولوی مسجد میں بیٹھ کر گالی کا جواب گالی سے دے تو وہ قرآن کے مطابق عالم بے عمل ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ کیونکہ علمائے کرام کا کام ہی معاشرے کو سدھارنا ہے نا کہ معاشرے کے رنگ میں رنگنا ہے اللہ کا شکر ہے کہ ہماری اتنی ہمت نہیں ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھ کر گالی دینا تو دور کی بات ہے ہم کسی بری بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ "بڑے کام" تو مولوی حضرات ہی کر سکتے ہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ گالی تو چھوٹی سی بات ہے یہ لوگ تو قوم لوط کی پیروی کرتے ہوئے جو کام مسجدوں کے حجروں میں کرتے ہیں وہ کیا شرعی حرکات ہیں۔ اس کا حساب اللہ تو لے گا مگر اکثر اخبارات بھی رنگے ہاتھوں پکڑے ہوئے مولویوں کی خوب تصاویر اور کارنامے شائع کرتے رہتے ہیں اور دنیاوی حساب بھی ہوتا رہتا ہے۔ ہر پاکستانی سیاستدانوں کو تو برا بھلا کہتا رہتا ہے کہ انہوں نے پاکستانی قوم اور پاکستان کا بیڑا غرق کر دیا ہے مگر اس "ملّا مافیا" کو کوئی بھی برا بھلا نہیں کہتا حالانکہ سیاستدان صرف ملک کا بیڑا غرق کرتے ہیں مگر یہ مافیا تو ہمارے ایمان کا ستیاناس کر کے ہماری آخرت بھی خراب کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ یہ لوگ اپنے مطلب کے لئے اپنے بنائے ہوئے عقیدے کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ قارئین کرام کو ۷۷ کی تحریک نظام مصطفیٰ ضرور یاد ہو گی جب علمائے دیوبند کے ایک بہت بڑے مفتی نے حضرت داتا گنج بخش کے مزار پر چادر چڑھا کر بدترین شرک کا ارتکاب کیا تھا کیونکہ علماء دیوبند کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مزاروں پر چادر چڑھانا بلکہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بھی شرک میں آتا ہے۔ ہمارے ایمان کی اس سے زیادہ اور کیا کمزوری ہو گی کہ ہم نے اب تک اس عالم دین کو اپنے سر پر مسلط کر رکھا ہوا ہے کہ جس سے زیادہ بدقسمت مسلمان اس پاکستان میں نہیں ہے کیونکہ وہ خانہ کعبہ میں مسلمانوں کے درمیان نفاق پیدا کرنے کے الزام میں سعودی عرب سے نکالا گیا تھا اس کی وجوہات کچھ بھی ہوں سیاسی ہو یا غیر سیاسی مگر ایک عام انسان کے لئے بھی یہ بات باعث شرم ہے کہ وہ زندگی بھر اللہ کے گھر نہ جا سکے چہ جائیکہ ایک عالم دین دوسروں کو یہود و نصاریٰ کا ایجنٹ کہنے والے خود سال کے دس مہینے یہود و نصاریٰ کی گود میں بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کو چھوڑئیے ایک محترم عالم اس ملک میں ایسے بھی ہیں جن کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ انہوں نے پہلی دفعہ سینٹ میں شریعت بل پیش کیا تھا مگر شریعت بل پیش کرنے کے بعد پتہ چلا کہ وہ تو اسلام آباد کی "میڈم طاہرہ" کی زلفوں کے اسیر رہے ہیں۔ یہ اسکینڈل بہت مشہور ہوا تھا اس کی تردید بھی بہت پرزور طریقے سے کی گئی تھی مگر ہر باخبر شخص جانتا ہے کہ وہ تردید صرف الفاظوں کی تردید تھی ورنہ یہاں ایک میڈم کی کیا بات یہاں تو "میڈ موں" اور "مِسّوں" کا انبار لگا ہوا ہے جن سے ہر وی آئی پی فیض یاب ہوتا رہتا ہے۔ ایوب خان کے دور حکومت میں مذہبی امور کے وزیر نے بڑا زوردار بیان دیا تھا کہ ہم پاکستان کو اسلامی مملکت بنا کر دم لیں گے اور اس وقت کا ہر باخبر صحافی جانتا تھا کہ وہ وزیر موصوف کس کردار کے آدمی تھے اور یہ بیان مری کی سرد راتوں میں کس حسینہ کے پہلو میں لیٹ کر دیا گیا تھا۔ کیا اسلامی مملکت کے مذہبی امور کے وزیر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ پچھلے بینظیر دور میں ایک مولانا کو "مولانا ڈیزل" کا خطاب بھی مل چکا ہے۔ عورت کی حکمرانی کو قرآن کی رو سے ناجائز بلکہ حرام ثابت کرنے والے آج اسی عورت کے پہلو میں بیٹھ کر فخریہ تصویریں کھنچوا رہے ہیں..........

اس مافیا نے پاکستان میں اپنے آپ کو ان پچاس سالوں میں بہت مضبوط کیا ہے اور اگر کبھی کوئی حکومت ان پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتی ہے تو یہ جنگلی بھیڑیوں کی طرح شور مچانا اور چیخنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ حکومت کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ جو بھونکتے ہیں وہ کاٹتے نہیں ہیں۔ کاش کوئی انور سادات پاکستان میں بھی آجائے جو ان تمام بے عمل عالموں کو کسی طرح جمع کر کے سمندر میں غرق کروا دے تاکہ ہمارے ملک سے یہ بدبختی ختم ہو اور ہمیں بہتر اور باعمل اور باکردار علماء میسر آسکیں۔ یقیناً ایسے علماء اور مولوی حضرات اس ملک میں بہت موجود ہیں مگر جب تک یہ مافیا موجود ہے وہ لوگ اپنا بہتر کردار ادا نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی شخص ان کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے تو اس کا انجام مولانا یوسف بنوری مرحوم کے صاحبزادے کی طرح ہوتا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اتنے بڑے جید عالم کا عالم بیٹا کیوں خودکشی کرے گا۔ خیر یہ بات ہم سب کو پتہ ہے کہ اس راز پر ہمیشہ کی طرح پردہ پڑا رہے گا کہ انہوں نے خودکشی کی تھی یا انہیں قتل کیا گیا تھا۔ کیونکہ اگر یہ راز کھل گیا تو اس مافیا کے اور بہت سے گھناؤنے کرتوت بھی سامنے آئیں گے"۔

("فروزاں" کراچی، اگست ۱۹۹۸ء صفحہ ۱۲،۱۱)

محترم چیف ایڈیٹر صاحب مزید لکھتے ہیں:

"الیاس ستار کے اکیلے کام کرنے کو بھی ختم نبوت کے ادارے نے تسلیم نہیں کیا اور مختلف افراد نے انہیں غلط ثابت کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ یہ بات الیاس ستار اور ہمارے بھی سمجھ سے بالاتر ہے کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے اور اس کا فائدہ کون اٹھائے گا۔ یہ وہی لوگ بہتر سمجھتے ہیں جو یہ سب کروا رہے ہیں۔ پھر ایک عجیب وغریب ٹینشن الیاس ستار اور ختم نبوت کے افراد کے درمیان شروع ہو گئی جس کی لپیٹ میں ہم بھی آئے اور جو سلوک ہمارے ساتھ ہوا ان کے ادارے میں ہوا ہم بھی ان کے خلاف ایک مستند ثبوت بن گئے حالانکہ اس سے زیادہ مستند ثبوت الیاس ستار کے پاس مختلف کیسٹوں کی شکل میں موجود ہے جو بے عمل اور جھوٹے مولوی حضرات کے لئے ایک تازیانے سے کم نہیں ہے اور ان ثبوتوں کو کوئی بھی شخص جھٹلا نہیں سکتا..........

جو سلوک......... ہمارے ساتھ ہوا وہ اس چیز کا متقاضی ہے کہ وہ ایسے بے عمل مولویوں کو دنیا کے سامنے لایا جائے تاکہ لوگ آئندہ انہیں نہ عزت دیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں اور اس دور میں یہ کام بہت بڑا جہاد ہے جس کا اجر اللہ انہیں یقیناً دے گا"۔

(ماہنامہ "فروزاں" کراچی اگست ۹۸ء ص ۱۳)

کارٹون، سوالات اور ۱۰ کروڑ انعام کا اعلان

یہ تو "عالمی مجلس ختم نبوت" کراچی کے ملاؤں کے "عالمی جہاد" کا تعارف ہے۔ جناب الیاس ستار صاحب کا "کارنامہ" یہ ہے کہ انہوں نے "دکان ختم نبوت" کی مشہوری کے لئے کراچی

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,
Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

سے ایک رنگین اور کارٹونوں سے مزین ایک رسالہ شائع کر رکھا ہے جس کا عنوان ہے "کیا احمدی قادیانی جواب دے سکتے ہیں"۔ آٹھ سال قبل تیونس کے ایک نام نہاد مسلمان "دانشور" محمد صدیق مقیم پیرس نے قرآنی واقعات کارٹون کی صورت میں شائع کئے تھے۔ (مشرق لاہور ۱۵ر جنوری ۱۹۹۰ء)۔ اس شرمناک حرکت سے عشاق رسول عربی کے جذبات مجروح اور سینے چھلنی ہو گئے تھے۔ تیونسی ملحد کی تقلید نے صاحب رسالہ کی باطنی کیفیت کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ رسالہ مذکور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتابوں سے چند سوالات اٹھائے ہیں اور یہ مضحکہ خیز دعویٰ کیا ہے کہ ؎

مرزائیت کو مار کے دفنا چکے ہم
جھوٹوں کو اُن کی قبر تک پہنچا چکے ہم

سادہ لوح عوام پر اپنے سوالات کے لاجواب ہونے اور احمدیوں کی "خیالی شکست" کا رعب جمانے کے لئے سرورق پر ۱۰ کروڑ روپے نقد انعام دینے کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔

یہی نہیں رسالہ نویس کے مداحوں اور معتقدوں نے جن میں "حضرت بشیر احمد شاہ جمالی مفتی ڈیرہ غازیخان" بھی شامل ہیں یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ "یہ سب کچھ اللہ پاک ان سے بلوا رہے ہیں اور کروا رہے ہیں بہر حال مضمون کی حقانیت مسلّم ہے اس میں خصوصیت یہ ہے کہ وہ "ملہم من اللہ ہے"۔

(صفحہ ۲۰)

زبردست علمی معجزہ

آنحضرت ﷺ کے بلند پایہ صحابی اور قرآن عظیم کے تبحر عالم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے کہ لوگوں کے ہر سوال کا جواب دینے والا پاگل ہے۔ (مسند دارمی جلد اول باب ۲۱ روایت نمبر ۱۷۶) لہذا ان ضمنی مباحث سے قطع نظر جن سے محض اپنی شخصیت کا پراپیگنڈہ کرنا مقصود ہے۔ رسالہ میں بنیادی طور پر جو پانچ سوالات کئے ہیں ان کا جواب ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ ان سوالات میں سے چار مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی کتب سے متعلق ہیں اور یہ مہدی دوراں کا زبردست علمی معجزہ ہے کہ جملہ سوالوں کا جواب حضورؑ نے اپنے قلم مبارک سے اس شان و شوکت سے دے دیا ہے کہ دن ہی چڑھ گیا ہے، جیسا کہ اگلی سطور سے بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

پہلا انعامی سوال

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے "چشمہ مسیحی" میں صفحہ ۵۹ پر تسلیم کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جانی دشمن پولوس نے پہلے پہل تثلیث کا خراب پودہ دمشق میں لگایا۔ پولوس کا ۶۴ء یا ۶۵ء میں انتقال ہوا لہذا آپ کا آیت فلما توفیتنی (المائدہ) سے یہ استنباط کہ عیسائی حضرت عیسیٰ کی کشمیر میں زندگی تک توحید پر قائم رہے اور وفات کے بعد بگڑے ہیں بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا حقیقت افروز جواب

فرمایا: "یاد رہے کہ ایسا وسوسہ صرف قلت تدبر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ورنہ کشمیر کا سفر اس فقرہ کی ضد نہیں کیونکہ مَا دُمتُ فِیہِم کے یہ معنے ہیں کہ جب تک میں اپنی امت میں تھا جو میرے پر ایمان لائے تھے۔ یہ معنے نہیں کہ جب تک میں ان کی زمین میں تھا۔ کیونکہ ہم قبول کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زمین شام میں سے ہجرت کر کے کشمیر کی طرف چلے گئے تھے۔ مگر ہم یہ قبول نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ اور آپ کے حواری پیچھے رہ گئے تھے۔ بلکہ تاریخ کی رو سے ثابت ہے کہ حواری بھی کچھ تو حضرت عیسیٰ کے ساتھ اور کچھ بعد میں آپ کو آ ملے۔ جیسا کہ دھوما حواری حضرت عیسیٰ کے ساتھ آیا تھا باقی حواری بعد میں آ گئے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی رفاقت کے لئے صرف ایک ہی شخص کو اختیار کیا تھا یعنی دھوما کو جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے وقت صرف حضرت ابو بکر کو اختیار کیا تھا کیونکہ سلطنت رومی حضرت عیسیٰ کو باغی قرار دے چکی تھی اور اسی جرم میں پیلاطوس بھی قیصر کے حکم سے قتل کیا گیا تھا کیونکہ وہ درپردہ حضرت عیسیٰ کا حامی تھا اور اس کی عورت بھی حضرت عیسیٰ کی مرید تھی۔ پس ضرور تھا کہ حضرت عیسیٰ اس ملک سے پوشیدہ طور پر نکلتے کوئی قافلہ ساتھ نہ لیتے اس لئے انہوں نے اس سفر میں صرف دھوما حواری کو ساتھ لیا جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ کے سفر میں صرف ابو بکر کو ساتھ لیا تھا اور جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کے باقی اصحاب مختلف راہوں سے مدینہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جا پہنچے تھے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری مختلف راہوں سے مختلف وقتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جا پہنچے تھے۔ اور جب تک حضرت عیسیٰ اُن میں رہے جیسا کہ آیت ما دُمتُ فِیہِم کا منشاء ہے وہ سب لوگ توحید پر قائم رہے بعد وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان لوگوں کی اولاد بگڑ گئی۔ یہ معلوم نہیں کہ کس پشت میں یہ خرابی پیدا ہوئی۔ مؤرخ لکھتے ہیں کہ تیسری صدی تک دین عیسائی اپنی اصلیت پر تھا۔ بہر حال معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد وہ تمام لوگ پھر اپنے وطن کی طرف چلے آئے کیونکہ ایسا اتفاق ہو گیا کہ قیصر روم عیسائی ہو گیا، پھر بے وطنی میں رہنا لاحاصل تھا"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۲۶،۲۲۵۔ طبع اول۔ تصنیف ۱۹۰۵ء روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۰۲،۴۰۱)

دوسرا انعامی سوال

سورہ حدید آیت ۲۸ میں اللہ جلشانہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح بن مریم کی پیروی کرنے والوں کے دلوں میں شفقت ڈال دی گئی اور رہبانیت (یعنی مجرد رہنے اور شادی نہ کرنے کی) نئی بات (بدعت) انہوں نے خود نکال لی۔ ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ مگر حضرت مرزا صاحب "مسیح ہندوستان میں" صفحہ ۷۸ پر لکھتے ہیں: "جیسا کہ انجیل میں مجرد رہنے کی ترغیب دی گئی ہے ایسا ہی بدھ کی تعلیم میں ترغیب ہے"۔ اس اقتباس کے مطابق حضرت عیسیٰ نے مجرد رہنے کی ترغیب دی جو قرآن کے خلاف ہے۔ (رسالہ مذکور صفحہ ۱۰)

حضرت مسیح موعودؑ کی جوابی تحریر

یاد رہے کہ حضرت اقدسؑ کا عیسائیت میں رہبانیت کی تاریخ کا عقیدہ بالکل قرآن مجید کے مطابق ہے۔ چنانچہ حضورؑ "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں سورہ حدید کی اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"لوگوں نے یہ بھی طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح سے دستبردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کئے۔ اسی لئے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکے۔ خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو جاتا اور نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنی ہو کہ عضو مردمی کو کاٹ دیں تو یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز جبکہ ثواب کا تمام دارومدار اس بات میں ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدائے تعالیٰ کا خوف کر کے اس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے اور اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے۔ پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کو ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔ ثواب کا جذبہ مخالفانہ کے باوجود اور پھر اس کے مقابلہ میں ملتا ہے مگر جس میں بچہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں اس کو کیا ثواب ملے گا۔ کیا بچہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے؟"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۸،۲۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۲،۳۴۱)

اس واضح تحریر کے باوجود مذکورہ رسالہ کے صفحہ ۱۰ پر یہ افتراپردازی اور بہتان طرازی کی گئی ہے کہ "مرزا صاحب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے عیسائیوں کو مجرد رہنے کی ترغیب دی" حالانکہ مسیح ہندوستان میں صفحہ ۷۸ پر حضورؑ نے خدا تعالیٰ کے تصرف خاص سے حضرت عیسیٰ کی بجائے انجیل کا لفظ لکھا ہے اور انجیل کی نسبت حضرت اقدس نے پیش کردہ کتاب کے مابعد کی تالیف "تریاق القلوب" میں صاف صاف الفاظ میں واضح فرما دیا کہ:

"بہت سی انجیلوں میں سے یہ چار انجیلیں انتخاب کی گئی ہیں جن کو بعض یونانیوں نے حضرت مسیح سے بہت پیچھے بنا کر حضرت مسیح کی طرف منسوب کر دیا اور کوئی عبرانی انجیل عیسائیوں کے پاس موجود نہیں اور ناحق افترا کے طور پر حضرت مسیح کو ایک یونانی آدمی تصور کر لیا ہے حالانکہ حضرت مسیح کی مادری بولی عبرانی تھی کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ کبھی حضرت مسیح نے ایک فقرہ یونانی کا بھی کسی سے پڑھا تھا .... غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں"۔

(تریاق القلوب صفحہ ۸،۷۔ تصنیف ۱۸۹۹ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۲،۱۳۱)

تیسرا انعامی سوال

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا (آل عمران: ۵۰) اس کے برعکس "مسیح ہندوستان میں" (صفحہ ۸۴) سے "ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو ہر بدھ مذہب کے ماننے والے کے پاس بھیجا"۔ "وہ بدھ مذہب کے غیر بنی اسرائیل کو کیسے تبلیغ کرنے گئے"۔

(رسالہ مذکورہ صفحہ ۱۳،۱۲)

حضرت مہدی موعودؑ کا باطل شکن جواب

حضور اسی معرکہ آراء کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے صفحہ ۷۵، ۷۶ میں تحریر فرماتے ہیں:

"بلاد شام کے یہودیوں نے حضرت مسیح کو قبول نہ کیا اور انکو اپنے زعم میں صلیب دے دیا جس سے خدائے تعالیٰ کی باریک حکمت عملی نے حضرت مسیح کو بچا لیا تب وہ اس ملک کے یہودیوں کے ساتھ حق تبلیغ اور ہمدردی ختم کر چکے اور بباعث اس بدی کے ان یہودیوں کے دل ایسے سخت ہو گئے کہ وہ اس لائق نہ رہے کہ سچائی کو قبول کریں۔ اس وقت حضرت مسیح نے خدائے تعالیٰ سے اطلاع پا کر کہ یہودیوں کے دس گمشدہ فرقے ہندوستان آ گئے ہیں ان ملکوں کی طرف قصد کیا اور چونکہ ایک گروہ یہودیوں کا بدھ مذہب میں داخل ہو چکا تھا اس لئے ضرور تھا کہ وہ نبی صادق بدھ مذہب کے لوگوں کی طرف توجہ کرتا"۔

چوتھا انعامی سوال

کتاب "مسیح ہندوستان میں" صفحہ ۲۰، ۲۱ برنباس کی انجیل کو تاریخی کتاب تسلیم کیا گیا ہے۔ اور اسی برنباس میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ رسول اللہ کے بعد سچے نبی نہیں آئیں گے۔ پھر بانی سلسلہ سچے نبی کیونکر ہو سکتے ہیں؟

حضرت مسیح موعودؑ کا بصیرت افروز جواب

حضرت اقدس مسیح موعودؑ 'چشمہ مسیحی' میں اناجیل اربعہ اور انجیل برنباس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"پادریوں کی مذہبی کتابوں کا ذخیرہ ایک ایسا رڈی ذخیرہ ہے جو نہایت قابل شرم ہے۔ وہ لوگ صرف اپنی ہی اٹکل سے بعض کتابوں کو آسمانی ٹھہراتے ہیں اور بعض کو جعلی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک یہ چار انجیلیں اصلی ہیں اور باقی جو چھپن کے قریب ہیں جعلی ہیں۔ مگر محض گمان اور شک کے رو سے نہ کسی مستحکم دلیل پر اس خیال کی

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
☆......☆......☆......☆
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

بناء رہے کیونکہ مروجہ انجیلوں میں بہت تناقض ہے اس لئے اپنے گھر میں ہی یہ فیصلہ کر لیا ہے اور محققین کی یہی رائے ہے کہ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ انجیلیں جعلی ہیں یا وہ جعلی ہیں۔ اسی لئے شاہ ایڈورڈ قیصر کے تخت نشینی کی تقریب پر لنڈن کے پادریوں نے وہ تمام کتابیں جن کو یہ لوگ جعلی تصور کرتے ہیں ان چار انجیلوں کے ساتھ ایک ہی جلد میں مجلد کر کے مبارکبادی کے طور پر بطور نذر پیش کی تھیں۔ اور اس مجموعہ کی ایک جلد ہمارے پاس بھی ہے۔ پس غور کا مقام ہے کہ اگر درحقیقت وہ کتابیں گندی اور جعلی اور ناپاک ہوتیں تو پھر پاک اور ناپاک دونوں کو ایک جلد میں مجلد کرنا کس قدر گناہ کی بات تھی۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ دلی اطمینان سے نہ کسی کتاب کو جعلی کہہ سکتے ہیں نہ اصلی ٹھیرا سکتے ہیں۔ اپنی اپنی رائیں ہیں۔ اور سخت تعصب کی وجہ سے وہ انجیلیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں ان کو یہ لوگ جعلی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ برنباس کی انجیل جس میں نبیٔ آخر الزمان ﷺ کی نسبت پیشگوئی ہے وہ اسی وجہ سے جعلی قرار دی گئی ہے کہ اس میں کھلے کھلے طور پر آنحضرتؐ کی پیشگوئی موجود ہے۔ چنانچہ سیل صاحب نے اپنی تفسیر میں اس قصہ کو بھی لکھا ہے کہ ایک عیسائی راہب اسی انجیل کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا تھا۔ غرض یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے کہ یہ لوگ جس کتاب کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ جعلی ہے یا جھوٹا قصہ ہے ایسی باتیں صرف دو خیال سے ہوتی ہیں۔ (۱) ایک یہ کہ وہ قصہ یا وہ کتاب اناجیل مروجہ کے مخالف ہوتی ہے۔ (۲) دوسرے یہ کہ وہ قصہ یا وہ کتاب قرآن شریف سے کسی قدر مطابق ہوتی ہے اور بعض شریر اور سیاہ دل انسان ایسی کوشش کرتے ہیں کہ اول اصول مسلمہ کے طور پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ جعلی کتابیں ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں ان کا قصہ درج ہے۔ اور اس طرح پر نادان لوگوں کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اس زمانہ کے نوشتوں کا جعلی یا اصلی ثابت کرنا بجز خدا کی وحی کے اور کسی کا کام نہ تھا۔ پس خدا کی وحی کا جس کسی قصہ سے توارد ہو وہ سچا ہے گو بعض نادان انسان اس کو جھوٹا قصہ قرار دیتے ہیں اور جس واقعہ کی خدا کی وحی نے تکذیب کی وہ جھوٹا ہے اگرچہ بعض انسان اس کو سچا قرار دیتے ہوں"۔

(چشمہ مسیحی صفحہ ۶۰۵، اشاعت ۹ر مارچ ۱۹۰۶ء روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۳۰ تا ۳۳۲)

اب اگر حضرت محمد مصطفی ﷺ پر نازل ہونے والی خدا کی وحی کا مطالعہ کیا جائے تو سورۃ آل عمران: ۸۲ اور سورۃ احزاب: ۸ کی روشنی میں یہ انکشاف ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ اور عیسٰی ابن مریم کی طرح حضرت رسول کریمؐ سے بھی عرش کے خدا نے یہ عہد لیا کہ آئندہ آنے والے نبی پر ایمان لائیں اور اس کی نصرت فرمائیں۔ اگر آنحضرتؐ کے فیضان و تاثیرات کی برکت سے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے کسی نبی کا آنا ہی ممکن نہ تھا تو نبیوں کے شہنشاہ سے یہ عہد کیوں لیا گیا؟

خدائے ذوالجلال کا کرشمہ ملاحظہ ہو کہ مولوی شبیر احمد عثمانی جیسے مشہور دیوبندی عالم نے اپنے ترجمہ قرآن کے حاشیہ میں یہ تسلیم کر لیا ہے کہ سورہ احزاب: ۸ میں جس عہد نبوی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اسی کا ذکر سورہ آل عمران: ۸۲ میں ہے جو ان الفاظ میں ہے: "ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ"۔

یاالٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

پانچواں انعامی سوال

پانچواں سوال جو حضرت مصلح موعودؓ کی تصنیف "دعوۃ الامیر" کے حوالہ سے ہے، دراصل آنحضرت ﷺ کی ایک الہامی، مستند اور پر معارف حدیث سے ایسا کھلا استہزاء ہے جس کی توقع رشدی جیسے بدنام زمانہ گستاخ رسول سے بھی نہیں کی جا سکتی۔ یہ حدیث سیرت نبوی ﷺ کی جلیل القدر اور بے نظیر تصنیف "مواهب اللدنيه" (مصنفہ حضرت علامہ قسطلانی) کے شہرہ آفاق شارح حضرت علامہ محمد بن عبدالباقی مصری نے اپنی شرح میں درج فرمائی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"ففی زاد المعاد ما يُذكر ان عيسى رُفع وهو ابن ثلاث وثلاثين سنة. لا يعرف به أثر متصل يجب المصير إليه. قال الشامي وهو كما قال: فإن ذلك يُروى عن النصارى والمُصرح به في الأحاديث النبوية أنه إنما رُفع وهو ابن مائة وعشرين سنة. (أخرج الطبراني في الكبير بسند رجاله ثقات عن عائشة أنه صلى الله عليه وسلم قال في مرضه الذى توفى فيه لفاطمة إن جبريل كان يُعارضني القرآن في كل عام مرة وأنه عارضني القرآن العام مرتين وأخبرني أنه لم يكن نبي إلا عاش نصف الذى قبله وأخبرني أن عيسى ابن مريم عاش عشرين ومائة سنة ولأراني إلا ذاهبا على رأس الستين."

(شرح العلامة زرقانیؒ على المواهب اللدنية۔ جلد اول صفحہ ۳۵،۳۴ دارالمعرفہ بیروت لبنان ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۳ء)

یعنی زاد المعاد (ابن قیم) میں ہے کہ یہ جو حضرت مسیحؑ کے بارہ میں ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ ۳۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے اس کی کوئی بھی ایسی سند نہیں ملتی جس کی طرف رجوع واجب ہو۔ شامی نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے کیونکہ یہ قول صرف نصاریٰ سے مروی ہے اور احادیث نبویہ میں یہ تصریح ہے کہ وہ ۱۲۰ برس کی عمر میں اٹھائے گئے تھے۔ چنانچہ طبرانی کبیر میں ثقہ راویوں کی سند سے حضرت (ام المومنین) عائشہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے مرض الموت میں ارشاد فرمایا کہ جبرائیل ہر سال ایک دفعہ مجھے قرآن سناتے تھے مگر اس دفعہ دوبار سنایا ہے اور یہ بھی انہوں نے خبر دی ہے کہ کوئی نبی نہیں گزرا کہ جس کی عمر پہلے سے آدھی نہ ہوئی ہے اور یہ بھی مجھے خبر دی کہ عیسٰی بن مریم ایک سو بیس سال تک زندہ رہے تھے پس میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہو گی۔

چنانچہ یہ پیشگوئی حیرت انگیز رنگ میں ہوئی۔ یہ الہامی حدیث ہر سچے مسلمان کے لئے موجبِ اضافۂ علم و عرفان اور آنحضرت ﷺ کی صداقت کا تابندہ نشان ہے مگر صاحب رسالہ نے اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے اپنی ناپاک تنقید اور اخلاق سوز مذاق کا نشانہ بنایا ہے اور اپنے ڈھب کا نتیجہ نکالتے ہوئے سوال کیا ہے کہ اس حدیث کے مطابق حضرت آدمؑ کی عمر ایک لاکھ بائیس ہزار اور آٹھ سو اسی بنتی ہے۔ اور مرزا صاحب کو تو صرف ۳۰ سال کی عمر میں فوت ہونا چاہئے تھا۔

(رسالہ مذکور)

حدیث نبوی کی روشنی میں تحقیقی جواب

اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف بلکہ صحاح ستہ میں آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان مبارک موجود ہے کہ "نحن معاشر الانبياء لا نرث ولا نورث" (بخاری کتاب الخمس)۔ ہم نبیوں کا گروہ ہیں جو وراثت نہیں پاتے نہ ہمارا کوئی ورثہ ہوتا ہے۔ صاحب رسالہ اپنی حدیث دشمنی میں عالم اسلام کی اس متفقہ حدیث اور فرمان رسول پر بھی ہرزہ سرائی کریں گے کیونکہ قرآن مجید میں حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت زکریا وغیرہ کے ورثہ کا ذکر موجود ہے۔ (النمل: ۱۷، اور مریم: ۷) لیکن یہ ان کی محاورۂ رسول اور اسلوب رسول سے جہالت کا ثبوت ہو گا کیونکہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ تشریح بھی بخاری میں موجود ہے کہ "يريد بذلك نفسه" کہ آنحضور ﷺ کی اس سے مراد صرف اپنا وجود تھا نہ کہ باقی انبیاء کی وراثت کا بیان۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث بنی نضیر جلد ۳ صفحہ ۱۱ مطبع عثمانیہ مصر)

میں کہتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ سے مروی زیر نظر حدیث میں بھی آنحضرت ﷺ (فداہ ابی و اُمی) نے فقط اپنی امتیازی شان بیان فرمائی ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی عمروں کا فارمولا پیش نہیں کیا۔ اور ہمارا چیلنج ہے کہ کسی مستند تاریخ سے یہ منفرد خصوصیت کسی اور پیغمبر میں ثابت نہیں کی جا سکتی۔ سلسلہ انبیاء میں یہ اعجاز صرف ہمارے نبی کریمؐ کو عطا ہوا کہ حضرت عیسٰیؑ کی عمر سے بھی نصف مدت پانے کے باوجود آپ نے ایسی عظیم الشان کامیابی حاصل کی جو اپنی نظیر آپ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ ﷺ نے کی ہرگز نہ کر سکتے...... میں نبیوں کی عزت و حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم کی فضیلت کُل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔

(الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

دیوبندی نقطۂ نگاہ سے اتمام حجت

مولوی محمد انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی تنظیم "مجلس ختم نبوت" کے لئے ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ حافظ محمد اکبر شاہ بخاری نے "اکابر علماء دیوبند" (صفحہ ۸۳ تا ۹۱) میں ان کے علمی مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ان کے دو ہزار شاگردوں میں مفتی محمد شفیع، مولوی محمد ادریس کاندھلوی اور یوسف لدھیانوی کے مرشد وہادی محمد یوسف بنوری جیسے علماء بھی شامل ہیں۔ مولوی انور کشمیری صاحب کا شمار احمدیت کے بدترین معاندین میں سے ہوتا ہے مگر مسیح محمدی کے قادر و مقتدر خدا کی قدرت کا یہ نشان ہے کہ جہاں "ختم نبوت" کا ایک نیا "چیمپین" احمدیت کی مخالفت میں حضرت عیسٰی کی ۱۲۰ سالہ عمر سے متعلق حدیث نبوی کے تقدس کو پارہ پارہ کر رہا ہے وہاں "عالمی مجلس ختم نبوت" کراچی کے مذہبی رہنما انور کاشمیری کو آج سے ساٹھ سال قبل یہ اعتراف کرنا پڑا کہ یہ حدیث صحیح ہے مگر اس میں صرف اولوالعزم نبیوں کا ذکر ہے۔ (علماء سلف قرآن مجید کی رو سے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسٰی اور آنحضرت ﷺ کو اولوالعزم تسلیم کرتے ہیں)۔

انور کاشمیری صاحب کا یہ اعتراف ان کی کتاب "فیض الباری" جلد ۳ صفحہ ۲۶۳ (مطبوعہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء) میں موجود ہے۔ اور انہوں نے مذکورہ حدیث کے الفاظ نقل کرنے کے بعد صاف لفظوں میں اس کی توجیہہ یہ بیان کی ہے کہ: ان التصنيف باعتبار اولى العزم من الانبياء عليهم السلام ...... الخ۔

کچھ 'دس کروڑ کے انعام' کے بارہ میں

محض خدا کی دی ہوئی توفیق اور اس کے فضل سے جناب الیاس ستار صاحب کے پانچوں مایہ ناز انعامی سوالات کی دھجیاں فضائے بسیط میں بکھر چکی ہیں تاہم یہ بے انصافی ہو گی کہ ان کو دس کروڑ روپے کے انعام کی پیشکش پر داد نہ دی جائے۔

ملک کے ایک ادیب چودھری سردار محمد خان عزیز اپنی کتاب "ملّا نصر الدین" کے صفحہ ۱۳۰ پر رقمطراز ہیں۔

"ایک دفعہ ملّا سخت بیمار ہو گئے اور بچنے کی امید نہ رہی۔ چنانچہ وصیت کے لئے ملّا نے فوراً ایک وکیل کو بلوایا اور مندرجہ ذیل وصیت تحریر کروائی:

ایک ہزار دینار محلے کے مدرّس کو دئے جائیں۔
پانچ صد دینار محلے کے فقیروں میں تقسیم کر دئے جائیں۔
پانچ صد دینار سے محلے کی مسجد تعمیر کر دی جائے۔
پانچ صد دینار سے ایک مکتب تعمیر کیا جائے۔
ایک ہزار دینار مسافروں کی مہمان نوازی میں خرچ کیا جائے۔ جو کچھ باقی بچے وہ بیوی کے لئے ہے وغیرہ وغیرہ۔

وکیل ملاّ کی مبلغ نالی حالت سے بخوبی واقف تھا۔ جب وصیت تحریر و تکمیل کر چکا، تو ملاّ سے کہنے لگا کہ ملاّ معلوم ہوتا ہے کہیں سے دفینہ ہاتھ لگ گیا ہے۔ ملاّ نے کہا "تم میری حالت سے اچھی طرح واقف ہو۔ بالکل مفلس ہوں۔ ایک دینار بھی پاس نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنی دریادلی سے وصیت تحریر کروا رہا ہوں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جب لوگ میری وصیت پڑھیں تو کم از کم کوئی شخص یہ نہ کہے کہ ملاّ بڑا کنجوس اور لئیم شخص تھا"۔

امام مہدی کا انتظار اور حضرت بانی سلسلہ کی پُر جلال پیشگوئی

جناب الیاس ستار صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۳۸ پر تلقین فرمائی ہے کہ "سچے مہدی کا انتظار کریں"۔ انتظار مہدی کی ناکام تحریک بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی حقانیت پر ایک زندہ اور دائمی برہان ہے کیونکہ حضرت اقدس نے ایک سو سات برس قبل نہ صرف یہ دعویٰ فرمایا کہ آپ ہی موعود مہدی و مسیح ہیں بلکہ یہ پر جلال پیشگوئی بھی فرمائی کہ :

"میں تو اس وقت موجود ہوں مگر جس کا انتظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود نہیں اور میرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصور ہے کہ اب وہ آسمان سے اتر ہی آوے۔ تا میں ملزم ٹھہر سکوں۔ آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اترتے دکھائی دیں۔ اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دعا قبول ہو جائے گی کیونکہ اہل حق کی دعا مبطلین کے مقابل پر قبول ہو جایا کرتی ہے لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوگی کیونکہ آپ غلطی پر ہیں۔ مسیح تو آچکا لیکن آپ نے اس کو شناخت نہیں کیا اب یہ امید موہوم آپ کی ہرگز پوری نہیں ہوگی۔ یہ زمانہ گزر جائے گا اور کوئی ان میں سے مسیح کو اترتے نہیں دیکھے گا"۔

(ازاله اوہام طبع اول صفحه ۱۵۵ مطبوعه ۱۸۹۱ء)

ازاں بعد اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں ۱۸۹۴ء کے نشان کسوف وخسوف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا :

"یہ بھی یاد رکھو کہ یہ عقیدہ اہل سنت اور شیعہ کا مسلّم ہے کہ مہدی جب ظاہر ہوگا تو صدی کے سر پر ہی ظاہر ہوگا۔ پس جبکہ مہدی کے ظہور کے لئے صدی کے سر کی شرط ہے۔ تو اس صدی میں تو مہدی کے پیدا ہونے سے ہاتھ دھو رکھنا چاہئے کیونکہ صدی کا سر گزر گیا اور اب بات دوسری صدی پر جا پڑی اور اس کی نسبت بھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیونکہ جب کہ چودھویں صدی جو حدیث نبوی کی مصداق تھی اور نیز اہل کشف کے کشفوں سے لدی ہوئی تھی خالی گزر گئی تو پندرھویں صدی پر کیا اعتبار رہا۔ پھر جبکہ آنے والے مہدی کے ظہور کے لئے کوئی لچھن نظر نہیں آتے اور کم سے کم سو برس پر بات جا پڑی تو اس بیہودہ نشان خسوف کسوف سے فائدہ کیا ہوا۔ جب اس صدی کے سب لوگ مر جائیں گے اور کوئی خسوف کسوف کا دیکھنے والا زندہ نہ رہے گا تو اس وقت تو یہ کسوف خسوف کا نشان محض ایک قصہ کے رنگ میں ہو جائے گا اور ممکن ہے کہ اس وقت علمائے کرام اس کو ایک موضوع حدیث کے طور پر سمجھ کر داخل دفتر کر دیں۔ غرض اگر مہدی اور اس کے نشان میں جدائی ڈال دی جائے تو یہ ایک مکروہ بدفالی ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ خداتعالیٰ کا ہرگز ارادہ ہی نہیں ہے کہ اس کی مہدویت کو آسمانی نشانوں سے ثابت کرے۔ پھر جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ نشان اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جبکہ خدا کے رسولوں کی تکذیب ہوتی ہے اور ان کو مفتری خیال کیا جاتا ہے تو یہ عجیب بات ہے کہ مدعی تو ابھی ظاہر نہیں ہوا اور نہ اس کی تکذیب ہوئی مگر نشان پہلے ہی سے ظاہر ہو گیا"۔

(تحفه گولڑویه' صفحه ۳۲،۳۳ ۔ اشاعت یکم ستمبر ۱۹۰۲ء قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دنیا بھر کے علماء کو ایک ارب روپے کا انعامی چیلنج

آخر میں یہ بتانا ضروری ہے کہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہدی و مسیح کا انتظار کرنے والے جملہ علماء ظواہر کو ۱۹۹۴ء سے یہ انعامی چیلنج دے رکھا ہے کہ :

اگر تمام علماء مل کر تمام تدابیر کو بروئے کار لاتے ہوئے اس صدی کے دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ بجسد عنصری آسمان سے اتار کر دکھا دیں گے تو جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک کروڑ روپے نقد انعام پیش کیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو انہی کے عقیدہ کے مطابق ہم یہ چیلنج بھی دیتے ہیں کہ پھر وہ گدھا نکال کر دکھائیں جو دجال کا گدھا کہلاتا ہے۔ اور جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر ہاتھ کا فاصلہ بتایا گیا ہے اور جس کی دیگر علامتیں احادیث میں مذکور ہیں۔ کیونکہ ان کے عقیدہ کے مطابق پہلے ظاہری طور پر اس "خر دجال" نے ظاہر ہونا ہے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام نے آنا ہے۔ پس ہم چیلنج دیتے ہیں کہ یہ علماء وہ ظاہری گدھا نکال کر دکھائیں اور سو مولویوں کے نام ہمیں دے دیں جو اس صدی کے دوران یہ گدھا پیش کر دیں تو جماعت احمدیہ ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک کروڑ روپیہ انعام کے طور پر پیش کرے گی"۔

(اخبار بدر قادیان، ضمیمه ۲۲-۲۹ دسمبر ۱۹۹۴ء صفحه ۲)

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

☆......☆......☆

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

بیان فرمائی جن میں حضور علیہ السلام نے یہ تاکید بھی فرمائی ہے کہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک عظیم تحریک ہے جسے ہمیشہ جاری کرنا چاہئے۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندے میں شامل کرو۔ یہ ساری جماعت کا کام ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تحریک جدید کا آغاز ۱۹۳۴ء میں ہوا۔ ۳۱/ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ۶۴ سال پورے ہو چکے ہیں۔ اس تحریک میں بعد میں دفاتر کے اضافے ہوتے رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج میں تحریک جدید کے اس نئے سال کا اعلان کر رہا ہوں۔ ۸۲ ممالک سے ملنے والی رپورٹس کے مطابق ۱۶ لاکھ ۸۶ ہزار پاؤنڈز کی وصولی ہوئی ہے جو گزشتہ سال سے ۶۵ ہزار پاؤنڈز زائد ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بہت سے ممالک ہیں جن کے چندے اگرچہ کم نہیں ہوئے مگر کرنسی کی حالت کی وجہ سے جب اسے پاؤنڈز میں ڈھالا گیا تو کمی دکھائی دی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سال جرمنی کی جماعت کو مبارک ہو وہ اول نمبر پر آئی ہے۔ ان کی وصولی گزشتہ سال کے مقابل پر ایک لاکھ ۳۵ ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ حضور نے خاص طور پر برما کی جماعت کی غیر معمولی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ چھوٹی سی جماعت ہے مگر پچھلے سال کے مقابل پر تین گنا زیادہ چندہ وصول کیا ہے اور ۴۵ ہزار پاؤنڈز تحریک جدید کے چندہ میں دیا ہے۔

حضور انور نے پہلے دس ممالک کا ذکر کرتے ہوئے حسب ذیل ترتیب سے ان کے نام بتائے۔
جرمنی، پاکستان، امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، برما، انڈونیشیا، ہندوستان، سوئٹزرلینڈ، بلجیم اور جاپان۔

اسی طرح پاکستان میں لاہور اول، ربوہ دوم اور کراچی سوم رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی اللہ تعالیٰ یہ نیا سال ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے۔

☆......☆......☆

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴/ اکتوبر کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈار آف لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ مکرم نذیر احمد صاحب ڈار، ڈاکٹر محمود احمد صاحب ظفر و مکرمہ سارہ رحمٰن صاحبہ کے بھائی تھے۔

اس موقعہ پر مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب بگھیو، نواب شاہ سندھ کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ آپ کو ۱۰/ اکتوبر ۱۹۹۸ء کی صبح ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر ایک نامعلوم شخص نے گھر کے دروازے پر دو فائر کر کے شہید کر دیا تھا۔

شہید کی عمر ۶۷ سال تھی۔ انتہائی مخلص فدائی احمدی تھے۔ غریبوں کے ہمدرد اور صاحب علم، ہردلعزیز انسان تھے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

عصر حاضر میں دہریت کا سر کچلنے اور توحید باری و حقیّت فرقان مجید اور صداقت اسلام کے اثبات کے لئے
سیدنا حضرت امیرالمومنین ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز کی نہایت بلند پایه علمی و تحقیقی تصنیف
Revelation, Rationality, Knowledge & Truth
خداتعالیٰ کے فضل سے طبع ہو کر دستیاب ہے۔ یہ کتاب اسلام کے حق میں عالمگیر انقلاب پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرنے والی ہے۔
اس کی بکثرت اشاعت میں بھرپور حصہ لیجئے۔ خود بھی خریدئے اور اہل علم دوستوں کو بھی پیش کیجئے۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ : پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ : چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک : ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

Watch Huzur everyday on Intelsat
SUPER OFFER
Zee-TV Cards & Dec
>DM589.00<
This offer is for short time
Digital & Analog Dec.
Rec LCN & Dish are available
just call —— Saeed A.Khan
Authorised ZEE TV (Agent)
Tel: 00-49 -8257 1694
Apna TV
Fax: 00-49 -8257 928828
Helpline: 0049 171 343 5840
SKY
e-mail: S.Khan@t-online.de

Continental Fashions
گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کے لئے جدید اور دیدہ زیب ملبوسات، کھلا کپڑا، بچوں کے لئے چوڑیاں، دوپٹے، کاجل، مہندی، ابٹن، بندیا، پازیب، جدید فیشن کی ایشین اور یورپین جیولری اور شادی بیاہ کی دیگر اشیاء کے علاوہ
اگر آپ جرمنی سے پاکستان یا کسی اور ملک کے لئے ہوائی سفر کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے رجوع کریں۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں ٹکٹ کی ہوم ڈلیوری کا انتظام موجود ہے۔
خوشخبری، بذریعہ سعودی عربین ائرلائنز، پاکستان جاتے ہوئے براستہ جدہ عمرہ کی سہولت، کرایہ نہایت پرکشش
Continental Fashions
Walther rathenau Str.6, 64521 Gross Gerau - Germany
Tel: 06152-39832 /911334
Fax: 06152-911335
Mobile: 0171-6356206
E-Mail Asad.Tariq@t-online.de

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

خلفاءِ احمدیت اور قبولیت دعا

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز فرماتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھادیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے"- چنانچہ خلفاءِ احمدیت کی قبولیتِ دعا کے بعض واقعات مکرم نعیم احمد خادم صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۳ر مئی ۹۸ء میں شامل اشاعت ہیں-

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حج کے موقع پر دعا کی "یاالٰہی! جب مضطر ہوکر کوئی دعا تجھ سے مانگوں تو اس کو قبول کرنا"- یہ دعا اس شان سے پوری ہوئی کہ آپؓ کی زندگی اس کے ثمرات سے بھری پڑی ہے- ۱۹۰۹ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے بہت سے مکانات گر گئے- قریباً نویں دن حضورؓ نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں- اگرچہ دعا کے وقت بھی بارش بہت زور سے ہورہی تھی لیکن اس کے بعد بارش بند ہوگئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی-

حضرت قاضی محمد ظہورالدین اکمل صاحبؓ کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے چالیس دن کے اندر فوت ہوگئے تو آپؓ نے ایک نظم میں ان بچوں کی وفات کے حوالہ سے دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کیا- حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کسی سے یہ نظم سنی تو اس سے بے حد متاثر ہوئے اور حضرت قاضی صاحبؓ کو لکھا "میں نے آپ کیلئے بہت دعا کی ہے اللہ تعالیٰ نعم البدل دے گا"- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قاضی صاحبؓ کو دو لڑکے عطا فرمائے ایک محترم عبدالرحمٰن جنید ہاشمی صاحب B.A. اور ایک محترم عبدالرحیم شبلی صاحب M.A.-

ایک مرتبہ حضورؓ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ دارالضعفاء اور سکول کے غریب طلبہ کے پاس سردی سے بچنے کیلئے کپڑے نہیں ہیں- آپؓ نے فرمایا "ہم ابھی دعا کرتے ہیں"- چنانچہ دوسرے یا تیسرے دن اٹلی کے اعلیٰ قسم کے کمبل آنے شروع ہوگئے جو آپؓ تقسیم فرماتے رہے- جب غالباً نواں یا گیارھواں کمبل آیا تو آپؓ کی اہلیہ محترمہ کو وہ کمبل بہت پسند آیا اور انہوں نے عرض کی کہ یہ کمبل تو ہم نہیں دیں گے- آپؓ نے مسکرا کر فرمایا کہ آج اکیس کمبل آنے تھے مگر اب نہیں آئیں گے- چنانچہ اس کے بعد کوئی کمبل نہیں آیا-

ایک دفعہ قریباً بارہ شریر لڑکے بورڈنگ میں داخل ہوگئے- حضورؓ کو علم ہوا تو آپؓ نے درس میں انہیں مخاطب کرکے فرمایا کہ وہ اپنی شرارتیں چھوڑ دیں ورنہ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اُن سے ہمارا چھٹکارا کرادے- قریباً دو ہفتہ کے اندر اندر تمام لڑکے خود بخود بورڈنگ سے نکل گئے-

محترم چودھری حاکم دین صاحب کی بیوی کو زچگی کی شدید تکلیف تھی- وہ رات گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے گھر گئے اور چوکیدار سے پوچھا کہ کیا میں حضورؓ کو اس وقت مل سکتا ہوں- چوکیدار نے نفی میں جواب دیا لیکن حضورؓ نے آواز سن لی اور اندر بلالیا- انہوں نے تکلیف کا ذکر کیا تو حضورؓ نے ایک کھجور پر کچھ پڑھ کر آپکو دی اور فرمایا "یہ اپنی بیوی کو کھلادیں اور جب بچہ ہوجائے تو مجھے بھی اطلاع دیں"- انہوں نے ایسا ہی کیا اور تھوڑی دیر بعد بچی پیدا ہوئی- انہوں نے سوچا کہ حضورؓ کو جگانا مناسب نہیں، چنانچہ صبح اذان کے وقت حاضر ہوئے اور حال عرض کیا- آپؓ نے فرمایا بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی آرام سے سو رہے اگر مجھے بھی اطلاع دے دیتے تو میں بھی آرام سے سو رہتا- میں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا-

حضرت مصلح موعودؓ کا تو اپنا وجود ہی دعاؤں کا ثمر تھا اور یہی فیض پھر آپؓ کے وجود سے آگے جماعت میں منتقل ہوا- مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب کا بیان ہے کہ ۵۱ء میں جڑانوالہ سے چھوٹے بھائی نے مجھے ربوہ میں تار دی کہ والد صاحب کی حالت نازک ہے فوراً پہنچوں- میں نے مغرب کی نماز گھبراہٹ کے عالم میں حضرت مصلح موعودؓ کی اقتداء میں ادا کی اور نماز کے بعد دعا کیلئے عرض کیا تو فرمایا "اچھا دعا کروں گا"- جب میں اگلی صبح جڑانوالہ پہنچا تو والد صاحب چارپائی پر بیٹھے پان چبا رہے تھے- بھائی نے بتایا کہ کل مغرب کے بعد سے حالت معجزانہ طور پر بہتر ہونی شروع ہوگئی ورنہ پہلے تشویشناک حد تک خطرناک تھی- میں نے اُسے بتایا کہ کل مغرب کے بعد ہی حضورؓ سے دعا کیلئے عرض کیا گیا تھا اور یہ اُسی کی برکت ہے-

لالے تنگل ضلع گورداسپور کے ایک سکھ دوست تقسیم ملک سے قبل جمعہ کے روز قادیان آئے- ان کا بیان ہے کہ اُس روز قادیان میں بارش ہورہی تھی- جب حضورؓ جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر مسجد اقصیٰ سے واپس تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کیا کہ میرے گاؤں میں بارش نہ ہونے سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے، آپ دعا کریں- حضورؓ نے فرمایا خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے اور میں بھی دعا کروں گا- اسکے بعد جب میں گاؤں واپس پہنچا تو وہاں بھی بارش ہورہی تھی-

محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ کی ایک دو سالہ بیٹی کے پاؤں کے انگوٹھے پر چوٹ لگنے سے ہڈی کو نقصان پہنچا اور زخم ناسور بن گیا- ڈاکٹروں نے ٹانگ کاٹنے کا خطرہ ظاہر کیا- ایسی حالت میں حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کے لئے مسلسل دو تین ہفتے خط لکھ کر عرض کیا گیا اور حضورؓ کی طرف سے جواب بھی ملتا رہا- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُسی دوا میں شفا ڈال دی جو وہ پہلے بھی بیسیوں دفعہ استعمال کرچکے تھے-

مکرم شیخ فضل حق صاحب کا چوتھا لڑکا پیدائش کے آٹھ نو ماہ بعد سخت بیمار ہوگیا- ہر قسم کا علاج تین سال تک ہوتا رہا یہاں تک کہ ٹانگیں جواب دے گئیں- لوگ تعویذ کیلئے کہتے مگر انہوں نے کہا خواہ یہ مرجائے تعویذ نہیں دوں گا- آخر حضرت مصلح موعودؓ کو دعا کے لئے لکھا- آپؓ نے جواباً فرمایا "اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت دے گا"- یہ جواب ملنا تھا کہ بیماری میں فرق پڑنے لگا-

مکرم فتح محمد صاحب مٹھیانی لکھتے ہیں کہ میں اور چار دوسرے دوست ۲۱ء میں احمدی ہوئے تو گاؤں میں ہماری شدید مخالفت شروع ہوگئی اور مخالفین نے بحث میں عاجز آکر کہا کہ کیا ہوا اگر یہ احمدی ہوگئے، انکو ملتی تو لڑکیاں ہی ہیں- اتفاق سے اُس وقت ہم پانچوں کے لڑکیاں ہی تھیں اور اولاد نرینہ نہ تھی- اس بات کا میرے دل پر بڑا صدمہ ہوا اور میں نے حضرت مصلح موعودؓ سے دعا کیلئے عرض کیا- آپؓ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم سب کو نرینہ اولاد سے نوازا-

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے منصب خلافت پر سرفراز ہوتے ہی خدا تعالیٰ سے قبولیت دعا کے نشان کی استدعا کی تھی- چنانچہ آپؒ کا دورِ خلافت اس امر کا مونہہ بولتا ثبوت ہے کہ آپؒ کو یہ نشان بطور خاص مرحمت فرمایا گیا- فرینکفرٹ (جرمنی) کے مکرم خالد صاحب کے ہاں دس سال تک اولاد نہ ہوئی- ڈاکٹروں نے تشخیص کیا کہ رحم کے مونہہ پر کینسر کے آثار ہیں جس کے لئے آپریشن ضروری ہے- انہوں نے حضورؒ کی خدمت میں عرض کیا تو حضورؒ نے فرمایا آپریشن ہرگز نہ کرائیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا-...... ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ بچہ پیدا ہونے کی ننانوے فیصد کوئی امید نہیں اور آپریشن کے نتیجہ میں جو ایک فیصد امید ہے وہ بھی جاتی رہے گی-...... لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں ایک بیٹی خولہ سے نوازا-

چودھری محمد سعید کلیم صاحب کی بہو کو جرمنی میں پیٹ درد کی شکایت پر ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا- جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی تو فرمایا "اس کو لکھ دو کہ آپریشن نہ کرائے میں دعا کروں گا وہ ٹھیک ہوجائے گی"- خدا کے فضل سے وہ بغیر آپریشن کے ٹھیک ہوگئیں-

ایک شخص نے حضورؒ کی خدمت میں تحریر کیا کہ اُس کے دو عزیزوں کو سزائے موت دینے کا فیصلہ سپریم کورٹ نے بھی برقرار رکھا ہے اور اب ہم رحم کی اپیل کر رہے ہیں لیکن بچنے کے کوئی امکانات نہیں جبکہ اصل مجرم بچ گیا ہے- آپ دعا کریں- حضورؒ نے تحریر فرمایا کہ میں دعا کروں گا خدا تعالیٰ بڑا ہی قادر اور رحیم ہے اس کے ہاں کوئی بات انہونی نہیں، مایوس نہ ہوں...... چند دن بعد اسی عدالت نے دونوں کو بری قرار دیدیا-

مغربی افریقہ سے ایک خاتون نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں لکھا کہ ہماری شادی کو ۳۷ سال ہوچکے ہیں اور ہم اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اور اب عمر کی وجہ سے بظاہر ناممکن بھی نظر آتا ہے- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے شادی کے ۴۰ سال بعد لڑکا عطا فرمایا-

مکرم میاں محمد اسلم صاحب نے نومبر ۶۳ء میں قبول احمدیت کی توفیق پائی- اپریل ۶۵ء میں آپکی شادی ہوئی اور باوجود علاج معالجہ کے بارہ سال تک اولاد سے محروم رہے اور مخالفین کہنے لگے کہ یہ احمدی ہوگیا ہے اس لئے ابتر رہے گا- چنانچہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں تمام حالات عرض کرکے دعا کی درخواست کی تو حضورؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ضرور نرینہ اولاد سے نوازے گا- اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹے عطا فرمائے-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دور بھی آپ کی قبولیت دعا کا خاص نشان بن چکا ہے اور احمدیت ایک نئے دور میں داخل ہوچکی ہے-

مکرم سیف اللہ چیمہ صاحب اپنی بیوی بشریٰ کے ہمراہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ شادی پر ایک عرصہ گزر گیا ہے اور اولاد نہیں ہوئی- حضور نے بے اختیار کہا "بشریٰ بیٹی آئندہ جب آؤ تو بیٹا لے کر آنا"- چنانچہ جلد ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے سے نوازا-

ایک غانین خاتون کی اولاد پیدائش کے دو ہفتہ کے اندر فوت ہو جاتی تھی- اُس نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا تو فرمایا "بچے کا نام امۃ الحیٔ رکھنا"- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹی عطا فرمائی جو خدا کے فضل سے صحتمند اور ہشاش بشاش ہے-

اسی طرح گھانا کے ایک چیف کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر قبول اسلام کی توفیق ملی- وہ نرینہ اولاد سے محروم تھے، ان کی اہلیہ کا دو مرتبہ حمل ضائع ہوچکا تھا- مایوس ہوکر انہوں نے حضور انور سے دعا کیلئے عرض کیا تو حضور نے بڑے درد سے دعا کی- کچھ مدت بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک صحتمند بیٹے سے نوازا-

مکرم عبدالباسط صاحب لکھتے ہیں کہ ایک احمدی دوست اپنے کیس کے سلسلہ میں پریشانی میں حضور کی خدمت میں خط لکھ رہے تھے کہ ایک عرب دوست وہاں آگئے اور اُن کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ دنیا کی تدبیریں تو سب کرلی ہیں اب اپنے امام کو دعا کیلئے خط لکھ رہا ہوں- کچھ دن بعد احمدی دوست کے کیس کا فیصلہ اُسی روز اُن کے حق میں ہوا جس دن حضور کا جواب اُنہیں ملا- اس پر عرب دوست نے متاثر ہوکر کہا کہ میرے لئے بھی دعا کا خط لکھو- اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کا کیس بھی اُسی روز منظور ہوا جس روز حضور کی طرف سے انہیں اطمینان کا پیغام ملا- جب یہ بات مشہور ہوئی تو ایک اور غیر از جماعت دوست نے اپنے ایک ایسے عزیز کیلئے دعا کی درخواست کی جو پاکستان میں تشویشناک طور پر بیمار تھا اور ڈاکٹر اُس کی بیماری کی تشخیص نہیں کرپا رہے تھے- اُنہوں نے اپنے خط میں گزشتہ واقعات کا حوالہ بھی دیا- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ایک دن ڈاکٹروں نے بیماری کی تشخیص کرلی اور پھر مریض دیکھتے دیکھتے شفا پا گیا- لطف کی بات یہ تھی کہ ڈاکٹروں نے اُسی روز بیماری کی تشخیص کی جس دن حضور کا جوابی خط اُس دوست کو ملا-

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

20/11/98 - 26/11/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 20th November 1998
29 Rajab

00.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.45	Children's Corner: Quran Class, Pt 37 (R)
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 379 (R) Rec: 12/03/98
02.05	Quiz: History of Ahmadiyyat, Pt 67 (R)
02.50	Urdu Class: (R)
03.50	Learning Arabic: Lesson No. 19 (R)
04.05	MTA Variety: Shajray Phull (R)
04.50	Homoeopathy Class: Lesson No.180 (R)
06.05	Tilawat, Seerat-un-Nabi
06.45	Children's Class: Quran Class, Pt 37 (R)
07.05	Pushto Item: 'Roshni ka Safar'
07.45	'Tabarrukat': Speech by Ch. Mohammad Zafraullah Khan Sahib, J/S Rabwah. (R)
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No. 379 (R)
09.50	Urdu Class: (R)
10.50	Computers for Everyone: Part 85
11.25	Bengali Service: Islamic Hijab
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.45	Nazm and Darood Shareef
13.00	Friday Sermon- LIVE
14.05	Documentary: 'Industrial Exhibition', Pt 2
14.25	Rencontre Avec Les Francophones (New): Rec: 16/11/98 -
15.40	Friday Sermon: (R)
16.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.380 Rec: 17/03/98
18.05	Tilawat Seerat un Nabi
18.25	Urdu Class(New): with Huzoor Rec: 18/11/98
19.35	German Service: Wilkommen.., Die Klieine welt der Talente.
20.35	Children's Class: Lesson No. 121, Part 2
21.05	Medical Matters: 'Heart Problems'- Part 3
21.40	Friday Sermon (R)
22.55	Rencontre Avec Les Francophones (N): (R)

Saturday 21st November 1998
01 Shaban

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.35	Children's Class: Lesson No.121, Pt 2 (R)
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 380 (R)
02.10	Friday Sermon: (R)
03.15	Urdu Class (New): (R)
04.20	Computers for Everyone: Pt 85 (R)
05.00	Rencontre Avec Les Francophones(N): (R)
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50	Children's Class: Lesson No.121, Pt 2(R)
07.20	Saraiky Programme: Mulaqat with Huzoor Rec: 24/11/95
08.30	Medical Matters: 'Heart Problems'-Pt 3 (R)
09.00	Liqa Ma'al Arab: Session No. 380 (R)
10.00	Urdu Class(New): (R)
11.05	MTA Variety: Speech by Mohammad Azam Akseer Sahib
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No. 2
13.10	Indonesian Hour: Children's corner
14.20	Bengali Service: Truth of Hadhrat Imam Mahdi (AS), Floods '98, More.....
15.20	Children's Class (New) Rec: 21/11/98
16.25	Liqa Ma'al Arab: Session No. 381 Rec: 18/03/98
17.25	Al Tafseer ul Kabir: No. 19
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith.
18.35	Urdu Class (New): Rec: 20/11/98
19.40	German Service: Sports, Die frau in Islam,..
20.40	Children's Corner: Quran Quiz, Pt 31
21.05	Q/A with Huzoor & Mauritian friends, Pt 1 Rec: 07/06/98
22.15	Children's Class (New): (R)
23.20	Learning Danish: Lesson No. 2 (R)

Sunday 22nd November 1998
02 Shaban

00.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.50	Children's Corner: Quran Quiz, Pt 31 (R)
01.20	Liqa Ma'al Arab: Session No. 381 (R)
02.20	MTA Variety: Speech by Mohammad Azam Akseer Sahib (R)
03.10	Urdu Class(New): (R)
04.15	Learning Danish: Lesson No. 2 (R)
04.50	Children's Class(New): (R)
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.50	Children's Corner: Quran Quiz, Pt 31 (R)
07.20	Friday Sermon (R)
08.40	Q/A with Huzoor and Mauritians, Pt 1 (R)
09.35	Liqa Ma'al Arab: Session No. 381 (R)
10.50	Urdu Class(New): (R)
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.105
13.10	Indonesian Hour: Tilawat, Dars Malfoozat..
14.10	Bengali Service: Jihad in Islam, Floods '98.
15.10	English Mulaqat: Rec. 25/12/94
16.15	Liqa Ma'al Arab: Session No. 382 Rec: 19/03/98
17.25	Albanian Item: With Maulana Attaul Kaleem Sahib, Part 1
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi.
18.30	Urdu Class(New): Rec.23/11/98
19.35	German Service: Buch Gottes,Ihre Fraggen
20.40	Children's Corner: Workshop No.12
21.10	Dars ul Quran: No. 15, Rec: 17/01/98
22.35	MTA Variety: Interview, Part 2
23.25	Learning Chinese: Lesson No. 105 (R)

Monday 23rd November 1998
03 Shaban

00.05	Tilawat, Dars ul Malfoozat, News
00.55	Children's Corner: Workshop No.12 (R)
01.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.382 (R)
02.25	MTA USA: Q/A with Huzoor - Part 1 Rec: 15/10/94
03.00	Urdu Class(N): Rec.21/11/98 (R)
04.15	Learning Chinese: Lesson No.105 (R)
04.45	English Mulaqat (R)
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.55	Children's Corner: Workshop No.12 (R)
07.25	Dars ul Quran: No.15 (R)
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No. 382 (R)
09.45	Urdu Class(New): (R)
10.50	MTA Sports: Kabadi Contest
11.30	MTA Variety:
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No. 83
13.10	Indonesian Hour: Dialog, Dars Malfoozat.
14.05	Bengali Service: Amanat Fiaz, Fisheries....
15.05	Homeopathy Class: Lesson No. 181 Rec: 26/09/96
16.10	Liqa Ma'al Arab: Session No. 383 Rec: 24/03/98
17.15	Turkish Programme
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.30	Urdu Class
19.45	German Service: Begegnung mit Huzoor,....
20.45	Children's Class: No.122, Pt 1
21.15	Quiz: Rohani Khazaine, Part 5
22.05	Homeopathy Class: (R)
23.05	Learning Norwegian: Lesson No. 83 (R)
23.40	MTA Variety: Speech

Tuesday 24th November 1998
04 Shaban

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45	Children's Class: No. 122, Pt 1 (R)
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.383 (R)
02.15	MTA Sports: Kabadi (R)
02.55	MTA Variety: 'Seerat Sahaba..'
03.20	Urdu Class: Lesson No.333 (R)
04.25	Learning Norwegian: Lesson No. 83 (R)
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.181 (R)
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Class: No.122, Part 1 (R)
07.15	Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 23/05/97
08.35	Quiz: Rohani Khazaine, Part 5 (R)
09.25	Liqa Ma'al Arab: Session No. 383 (R)
10.25	Urdu Class (R)
11.30	Medical Item: 'Our Diet'
11.50	MTA Variety
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French: Lesson No. 15
13.00	Indonesian Hour: Friday Sermon Rec: 04/10/96
14.00	Bengali Service: Tabligh Table Talk, More.
15.00	Tarjumatul Quran Class(N): Rec.24/11/98
16.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 384 Rec: 25/03/98
17.15	Norwegian Programme: The Philosophy of Islam, Part 11
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.35	Urdu Class: Class No.334
19.40	German Service: Lies Mal, Waqfeen e Nau,.
20.40	Children's Corner: Quran Class No.38
21.00	Waqfeen e Nau: Various Programmes
21.25	Humari Kaenat: No. 149
21.50	Tarjumatul Quran Class: (R)
22.55	Learning French: Lesson No. 15(R)
23.25	MTA Variety

Wednesday 25th November 1998
05 Shaban

00.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45	Children's Corner: Quran Class Pt38 (R)
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.384 (R)
02.05	Medical Item: 'Our Diet'. (R)
02.25	Waqfeen e Nau: Various Programmes (R)
02.50	Urdu Class: No. 334 (R)
03.55	Learning French: Lesson No. 15 (R)
04.25	Documentary: Part of a Lajna Exhibition
04.55	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.45	Children's Corner: Quran Class Pt38 (R)
07.05	Swahili Programme: Muzakra, Pt 1
07.50	Hamari Kaenat: No. 149 (R)
08.15	MTA Variety: Interview of a new Ahmadi
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No. 384 (R)
09.45	Urdu Class: No.334 (R)
10.50	Muzakra
11.25	MTA Variety: Durr e Sameen
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning German: Lesson No.16
13.10	Indonesian Hour: Dars ul Quran
14.15	Bengali Service: Friday Sermon Rec: 29/05/98
15.15	Tarjumatul Quran Class(N): Rec.25/11/98
16.20	Liqa Ma'al Arab: Session No. 385 Rec: 26/03/98
17.25	French Programme: Children's Class, Pt21
18.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.15	Urdu Class: Lesson No.335
19.30	German Service: Vierzig Schone Edelsteine, MTA Variety, More....
20.35	Children's Class: No.122, Part 2
21.05	MTA Lifestyle: Al Maida,making chocolate
21.15	MTA Entertainment: Bait Bazi, Pakistan.
21.40	Documentary: Al Fazl Mosque, London.
22.15	Tarjumatul Quran Class: (R)
23.20	Learning German: Lesson No. 16 (R)

Thursday 26th November 1998
06 Shaban

00.05	Tilawat, News
00.45	Children's Class: Lesson No. 122, Part 2(R)
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No. 385 (R)
02.25	MTA Variety: Durr e Sameen (R)
02.50	Atfal Quiz: from Switzerland
03.10	Urdu Class: Lesson No. 335 (R)
04.15	Learning German: Lesson No.16 (R)
04.50	Tarjumatul Quran Class: (R)
06.05	Tilawat, News
06.45	Children's Class: Lesson No.122, Part 2(R)
07.15	Sindhi Programme: Friday Sermon Rec: 25/10/96
08.20	MTA Lifestyle: Al Maida - 'Chocolate' (R)
08.30	Documentary: Fazl Mosque, London (R)
09.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 385 (R)
10.05	Urdu Class: Lesson No. 335
11.10	Atfal Quiz: From Switzerland (R)
12.05	Tilawat, News
12.45	Learning Arabic: Lesson No. 20
13.00	Indonesian Hour: Tilawat, More
13.55	Bengali Service: Q/A with Huzoor, Pt 2 Rec: 03/12/95
15.05	Homeopathy Class; Lesson No. 182
16.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 386 Rec: 31/03/98
17.05	Bosnian Programme: Q/A with Imam Sb Rec: 07/04/98 - Part 2
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat.
18.25	Urdu Class: No. 336
18.40	German Service: MTA Variety, Tabligh Meetings
19.40	Children's Corner: Quran Class, Pt 39
20.00	From the Archives: Majlis e Irfan
22.30	Homeopathy Class: No. 182 (R)
23.35	Learning Arabic: Lesson No. 20 (R)

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 | Friday, November 20, 1998 | No. 47

بقیہ:شریعت بل پر تبصرے از صفحہ نمبر ۹

زبردستی نماز پڑھوائی جائے گی اور زکوٰۃ وصول کی جائے گی جو قرآنی احکامات کی صریحاً خلاف ورزی کے مترادف ہے اور ہم ڈنڈے کے زور پر نماز پڑھوانے یا زکوٰۃ وصول کرنے کی حمایت نہیں کر سکتے۔

(روزنامہ نیشن لندن ۲۶/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت صرف سزاؤں کا نام نہیں۔

(لارڈ نذیر احمد)

برطانوی پارلیمنٹ کے ایوان بالا کے پہلے پاکستانی رکن نذیر احمد نے وزیر اعظم نواز شریف سے اپیل کی ہے کہ غریبوں کو سزائیں نہیں بلکہ ان کے حقوق دیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں حکمران اسلام کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں۔ اسلام نے فلاحی ریاست کا تصور دیا جس میں ریاست لوگوں کو بنیادی سہولتوں کی فراہمی کی ذمہ دار ہوتی ہے لیکن مسلمان حکمران اس بنیادی شرط کو پورا کئے بغیر نفاذ اسلام کے دعوے کرتے ہیں اور صرف سزاؤں کو اسلامی شریعت قرار دیتے ہیں۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۲۶/ستمبر ۹۸ء)

بدکار، شرابی، ڈاکو اور سود خور شریعت کیسے نافذ کر سکتے ہیں۔

(حافظ محمد ادریس)

حافظ محمد ادریس امیر جماعت اسلامی پنجاب نے کہا کہ پارلیمنٹ اور ادارے جن میں موجودہ ممبران کی اکثریت بدکار، شرابی، بدعنوان، رسہ گیر، ڈاکو اور سماج دشمن عناصر کو اپنے ڈیروں اور کمین گاہوں پر پناہ دینے والے ہوں وہ شریعت کیسے نافذ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کی تاریخ میں پہلے بھی یہ ہو چکا ہے کہ جب ذوالفقار علی بھٹو قدرت اور قوم کے شکنجے میں آئے تو انہوں نے بھی چند اعلانات کر کے اسلام کی آڑ لینے کی کوشش کی مگر وہ مکافات عمل سے بچ نہ سکے۔ اس وقت میاں نواز شریف کی پوزیشن بھی وہی ہے۔ یہ بھی ڈوبتے وقت تنکے کا سہارا لے رہے ہیں مگر اب ان کو کوئی جھوٹ، فراڈ اور ڈرامہ اپنے انجام سے نہیں بچا سکے گا۔

(روزنامہ جرأت ۳۰/اگست ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت بل کیسے تیار ہوا۔

(اسمٰعیل قریشی ایڈووکیٹ)

جناب میاں نواز شریف نے برسر اقتدار آنے کے فوراً بعد اپنے والد بزرگوار اور دیگر افراد خاندان کے ہمراہ پاکستان کی دینی سربر آوردہ شخصیت اور تنظیم اسلامی کے قائد جناب ڈاکٹر اسرار احمد کے پاس آئے اور ان سے اس دلی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ ملک عزیز میں شریعت اسلامی نافذ کرنا چاہتے ہیں اس لئے وہ اس معاملہ میں آئینی تجاویز دیں تاکہ اسے پارلیمنٹ سے منظور کروایا جا سکے .... ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں شریعت بل کا مسودہ تیار کر کے ان کو پیش کر دوں تاکہ وہ اسے وزیر اعظم کے پاس بھیج دیں۔ تعمیل ارشاد میں میں نے قرآن و سنت کی بالادستی کا ایک پیکج تیار کر کے ڈاکٹر صاحب محترم کے حوالے کر دیا۔ اس کا پہلا حصہ سلبی ترامیم یعنی حکمرانوں کے ان آئینی اختیارات کو جو قرآن و سنت سے متصادم ہیں اور غیر ملکی حکمرانوں سے ہمیں ورثہ میں ملے تھے ان کو یکسر ختم کرنے کی تجویز کے متعلق تھا......... آئین میں ضروری ترامیم کے لئے یہ پہلا پیکج تھا جو حکمران جماعت کو پیش کیا گیا غالباً یہ ترامیم برسر اقتدار طبقہ کو بوجوہ پسند نہیں آئیں اسلئے نفاذ شریعت بل کی تیاری کے لئے فیڈرل شریعت کورٹ کے سابق اٹارنی جنرل، ہائی کورٹ کے ایک سابق جج اور چند علماء کی خدمات حاصل کر لی گئیں جس نے محترم وزیر مذہبی امور کی زیر نگرانی موجودہ پندرھویں ترمیمی بل تیار کیا۔

(روزنامہ جنگ لندن یکم اکتوبر ۱۹۹۸ء)

شریعت بل قومی اسمبلی میں دو تہائی اکثریت سے منظور

قومی اسمبلی نے جمعہ ۹/اکتوبر کو نفاذ شریعت کے حوالے سے آئین میں ۱۵ ویں ترمیم کا بل دو تہائی اکثریت سے منظور کر لیا۔ بل کی حمایت میں ۱۵۱ اور مخالفت میں ۱۶ ووٹ پڑے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

پندرھویں ترمیم مقدس ترین ترمیم ہے تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(میاں یٰسین وٹو۔ وزیر پارلیمانی امور)

وزیر پارلیمانی امور میاں یٰسین وٹو نے کہا کہ پندرھویں ترمیم مقدس ترین ترمیم ہے جو قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانے کے لئے لائی گئی ہے اس کی منظوری سے تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائے گا...... تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

جس طرح نواز شریف شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں ایسے شریعت کا نفاذ ممکن نہیں۔

(حکیم سعید)

سابق گورنر سندھ اور ہمدرد فاؤنڈیشن کے سربراہ حکیم محمد سعید نے کہا ہے کہ پاکستان کے ۲۵ فیصد لوگ تقریباً پاگل ہو چکے ہیں۔ ان کے اعصابی نظام کی بربادی کے اثرات قومی سیاست پر عیاں ہیں۔ حکمران دعاؤں اور شریعت کے نفاذ سے قوم کے مسائل حل کرنے کا دعویٰ کر رہے ہیں جبکہ شریعت سے عوام کے مسائل حل نہیں ہونگے۔ شریعت قانون سے نہیں آتا بلکہ اس کے لئے کردار سازی کی جاتی ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ نواز شریف کے دور حکومت میں ملک بھر میں ۷۰۰۰ صنعتیں بند ہو چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح نواز شریف شریعت کا نفاذ کرنا چاہتے ہیں ایسے شریعت کا نفاذ ممکن نہیں۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۲/اکتوبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

نواز شریف بریف کیس شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔

(حافظ حسین)

جمیعت علمائے اسلام کے مرکزی سینئر نائب سابق سینیٹر حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف اس ملک میں اسلامی نظام نہیں بلکہ بریف کیس شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ بریف کیس کی سیاست کے لئے چوہدری نثار کو نواز شریف دور میں "قومی بریف کیس ایوارڈ" دیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کو مد نظر رکھتے ہوئے کراچی سے اعجاز شفیع MNA کا یہ دعویٰ سچا لگتا ہے کہ کراچی میں اپنے حریفوں کو حکومتی دھارے میں ساتھ رکھنے کے لئے ۹۸ کروڑ روپے قیمت ادا کی گئی۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان لندن ۷/نومبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت بل قومی اسمبلی سے سینٹ میں بھجوا دیا گیا۔ ۱۳/جنوری تک دو تہائی اکثریت کے ساتھ منظور کیا جانا ضروری ہے۔

قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی سے دو تہائی اکثریت سے منظور شدہ آئین میں پندرھویں ترمیم کو سینٹ میں منظوری کے لئے بھجوا دیا گیا ہے جہاں اس پندرھویں ترمیم کو ۹۰ دن کے اندر دو تہائی اکثریت سے منظور کروانا لازمی ہے۔ لیکن سینٹ میں حکومت کو اس بل کو دو تہائی اکثریت سے منظور کروانے کے لئے مطلوبہ ارکان کی حمایت حاصل نہیں۔ ۸۷ رکنی سینٹ میں دو تہائی اکثریت حاصل کرانے کے لئے ۵۸ ارکان کی حمایت ضروری ہے جبکہ سینٹ میں مسلم لیگ اور اس کی اتحادی جماعتوں کے ۴۳ ارکان ہیں اس طرح حکومت کو مزید ۱۵ ارکان سینٹ کی حمایت درکار ہے۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۷/اکتوبر ۱۹۹۸ء)

شریعت بل کی منظوری کے لئے ہارس ٹریڈنگ میں کوئی حرج نہیں

(مولانا سمیع الحق کا فتویٰ)

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ سینٹ سے شریعت بل منظور ہونے کی توقع نہیں۔ نواز شریف وقت ضائع کر رہے ہیں۔ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلا کر بل منظور کرایا جائے۔ انہوں نے کہا میں فتویٰ دیتا ہوں کہ شریعت بل کی منظوری کے لئے سینٹ میں ہارس ٹریڈنگ بھی کرنا پڑے تو کوئی حرج نہیں۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۲۳/اکتوبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

قومی اسمبلی میں بل منظور ہو چکا ہے۔ اب غیبی مدد سے سینٹ میں بھی پاس ہو گا۔

(صوبائی وزیر قانون)

صوبائی وزیر قانون سلیم ضیاء نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی شریعت بل کو منظور کر چکی ہے اور انشاءاللہ عوام کی دعاؤں اور غیبی مدد سے سینٹ بھی اس کو بھاری اکثریت سے منظور کر دیگا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ملک میں شریعت نہیں چاہتے اور اس کے مخالف ہیں تو انکے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنا بوریا بستر سمیٹ کر بھارت چلے جائیں یا کسی اور ملک میں پناہ لیں۔

(روزنامہ پاکستان ۱۳/اکتوبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

سینٹ کو شریعت بل منظور کرنا پڑے گا

(نواز شریف)

شریعت بل پوری قوم کے لئے چیلنج ہے۔ قوم یہ بل اپنے نمائندوں کے ذریعہ منظور کرائے گی۔ بعض سینٹر کہہ رہے ہیں کہ نواز شریف عوام کو اکسا رہا ہے کہ وہ سینٹ سے شریعت بل منظور کرائیں گے۔ میرا عوام سے قریبی رشتہ ہے، میں عوام سے کیوں نہ کہوں۔ انہوں نے جلسے کے شرکاء سے سوال کیا کہ شریعت بل کے مخالفین کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ شرکاء نے کہا "پھانسی دینی چاہئے"۔

وزیر اعظم نے کہا کہ سینٹ سے شریعت بل منظور ہونے کے بعد اسلام پوری طرح نافذ ہو گا۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۳/نومبر ۱۹۹۸ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔